صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 07 جنوری 2013ء بمطابق 24 صفر 1434ہجری بعداز دوپہر چار بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا۟ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌO وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَO وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَىِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ ۚ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَO وَٱصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ۔

(ترجمہ): تو آپ جس طرح کے آپ کو حکم ہوا ہے (راہ دین پر) مستقیم رہیئے اور وہ لوگ بھی (مستقیم رہیں) جو کفر سے توبہ کر کے آپ کی ہمراہی میں ہیں اور دائرہ (دین) سے ذرا مت نکلو یقیناً وہ تم سب کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔ اور (اے مسلمانو) ان ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے اور (اس وقت) خدا کے سوا تمہارا کوئی رفاقت کرنے والا نہ ہو پھر حمایت تو تمہاری ذرا بھی نہ ہو۔ اور اے محمد ﷺ آپ نماز کی پابندی رکھیئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیک کام (نامۂ اعمال سے) مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو یہ بات ایک (جامع) نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے۔ اور صبر کیا کیجیئے کہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

Mr. Speaker: 'Question's Hour':-----

آوازیں: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ہے-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی کوئی فاتحہ پڑھنی ہے تو-----

وزیر اطلاعات: او جی۔

جناب سپیکر: جی جی، بس نام لے لیں جی۔

وزیر اطلاعات: یو منت جی، داسې ده جی چې دعا کوؤ خو د قاضی صاحب په مسئله باندې چونکه یو خبره نیمه داسې ضرور چې زمونږ مشرو او د سیاست په هغه مشرانو کښې وو چې هغه اخری زمونږ یو داسې سپین ږیرے مشر برد باره، نظریاتی خبره په خپل ځائے ده خو ډیر لوئے Commitment ئے لرلو او د ستهوډ نټ لائف نه واخله تر مرګه پورې هم د یو نظریې سره تړلے وو نو خدائے د مونږ ټولو له دا وس راکړی چې کله د یو نظریې سره سړے وی چې دغه بازی او بې ایمانی نه کوی او هر سړے هم دغه رنګ په Sincerity د خپلې نظریې سره وی نو دا زمونږ د پاره یو لوئے سبق دے، د جمهوریت د پاره ئے لوئے Contribution وو۔ پروفیسر غفور صاحب چې کوم دے په حق رسیدلے دے او مولانا بجلی گهر صاحب چې کوم دے، هغه دې دوران کښې په حق رسیدلے دے، دې ټولو د پاره په شریکه دعا کول غواړی۔

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: آپ بھی شریک دعا پڑھیں۔ ڈاکٹر صاحب! کس کیلئے آپ کہہ رہے ہیں؟

ڈاکٹر اقبال دین: د دوئ د پاره جی هم۔

جناب سپیکر: هم دوئ د پاره؟

ڈاکٹر اقبال دین: هم دغه مشرانو د پاره۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! آپ ہی پڑھیں، دعا پڑھیں جی۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ محترمہ نور سحر صاحبہ، کونسچن نمبر؟ یہ ایک اچھی روایت ہے، جو سیاسی دنیا کے جو اچھے لیڈرز ہیں، جو اچھی سروس دیتے ہیں، ان کو اگر دعا میں یاد کیا جائے تو ایک اچھی روایت بن رہی ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: جی سوال نمبر 10۔

جناب سپیکر: جی۔

* 10 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے Special Development Unit (SDU) اور Economic Analyst کی گزشتہ تین سالوں کی سالانہ کارکردگی کیا ہے؛

(ب) آیا ترقیاتی منصوبوں کیلئے عوامی نمائندگان سے مشاورت کی جاتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات)}: (الف) سپیشل ڈویلپمنٹ یونٹ (SDU) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کا ایک ذیلی ادارہ ہے جو 1985ء سے قائم ہے۔ یہ ادارہ صوبے میں اہم علاقائی ترقیاتی پراجیکٹس کی نگرانی اور تکنیکی معاونت کی فراہمی کے فرائض سرانجام دیتا ہے اور ان پراجیکٹس سے متعلق امور مثلاً (ڈونر سے رابطہ، پراجیکٹس کی مانیٹرنگ اور ایویلویشن، فزیکل اور فنانشل پراگریس کا جائزہ آڈٹ کے معاملات وغیرہ) کی دیکھ بھال کرتا ہے تاکہ ان پراجیکٹس کی بطور احسن و بروقت تکمیل کو ممکن بنایا جا سکے۔ علاقائی منصوبوں کیلئے قائم Project Management Unit سالانہ ورک پلان تیار کرتے ہیں جن کی منظوری SDU کی وساطت سے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ نیز ہر منصوبہ کی Implementation کیلئے SDU کی وساطت سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین سالوں میں SDU کی کارکردگی کی جائزہ رپورٹ جز (ب) میں درج ہے۔

Economic Analysis Section محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے دوسرے سیکشنوں کی طرح ایک باقاعدہ سیکشن ہے جس کو متفرقہ کام تفویض کئے گئے ہیں۔

ضلعی حکومتوں کے سلسلے میں یہ سیکشن صوبائی مالیاتی کمیشن کے تحت اضلاع کو ملنے والی ترقیاتی رقوم کی سہ ماہی مانیٹرنگ واجلاس بلانے کے ساتھ ساتھ معمول کے معاملات کو Process کرتا ہے، نیز Disaster Management کے سلسلے کے تحت پالیسی ڈیویلپمنٹ کی پڑتال و سفارشات مرتب کرنے کے علاوہ PDMA/PaRRSA اور PERRA کے محکمہ جاتی معاملات پر کارروائی کرتا ہے۔ یہ سیکشن ہر سال وائٹ پیپر کا ترقیاتی حصہ اور صوبائی اسمبلی کیلئے بجٹ تقریر میں شامل ترقیاتی بجٹ کا حصہ تیار کرتا ہے۔ صوبائی ووفاقی سطح پر مرتب ہونے والی پالیسی تجاویز کی پڑتال اوران سے متعلقہ سفارشات کی تیاری بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔اس طرح سماجی تحفظ کے شعبہ سے متعلق اصلاحاتی پروگرام شروع کرنے کا ارادہ ہے۔اس سیکشن نے گزشتہ تین سالوں میں UNICEF/DFID کے اشتراک سے MISC survey کا صوبہ پختونخوا کے تمام اضلاع میں انعقاد کیا جبکہ گزشتہ سال معاشی ترقی کالائحہ عمل مرتب کیا۔ علاوہ ازیں زرعی یونیورسٹی کے اشتراک سے Think tank قائم کیا جس کی سفارشات اس سال کے ترقیاتی پروگرام میں بھی شامل کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں SDU کی گزشتہ تین سالوں کی کارکردگی درج ذیل ہے:

جاری ترقیاتی پراجیکٹس			
پراجیکٹ کانام	نام ضلع	کل لاگت	ریمارکس
تورغرایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	تورغر	1406.079 ملین روپے	Revised PC-1 کی منظوری ECNEC سے 26-05-11 کو لی گئی
کوہستان ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	کوہستان	933.35 ملین روپے	پراجیکٹ کا دورانیہ دسمبر 2010 سے بڑھا کر جون 2012 کیا گیا
باچاخان پاورٹی ایلیویشن پروگرام	مردان، بٹگرام، کرک، دیر (اپر)	1500.00 ملین روپے	جسکی منظوری PDWP نے 24-11-08 کو دی۔ اکتوبر 2009 میں شروع ہوا

راہا پروگرام	پشاور، نوشہرہ، صوابی، ہری پور	8037.00 ملین روپے	اکتوبر 2009 میں شروع ہوا
لنکیجز آف نارا امازئی اینڈ بیت گلی یونین کونسل آف ڈسٹرکٹ ہری پور	2 یونین کونسل آف ڈسٹرکٹ ہری پور	193.403 ملین روپے	جسکی منظوری CDWP نے 27-07-07 کو دی جسکا دورانیہ بڑھا کر جون 2012 تک کر دیا گیا
تکمیل شدہ پراجیکٹس			
دیر ایریا سپورٹ پراجیکٹ	دیر اپر اور لوئر دیر	1556.4 ملین روپے	اکتوبر 2009 کو کامیابی سے مکمل ہوا
واڑی ایریا ڈیویلپمنٹ پیکج	دیر (اپر)	272.340 ملین روپے	نومبر 2009 کو کامیابی سے مکمل ہوا
ملاکنڈ رورل ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	بونیر، شانگلہ، سوات اور ملاکنڈ ایجنسی	3796.523 ملین روپے	مارچ 20009 کو کامیابی سے مکمل ہوا
بارانی ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	بٹگرام، کوہاٹ، بنوں، ہنگو، کرک، ایبٹ آباد، ہریپور، لکی مروت کوہستان، مانسرہ، اورکزئی ایجنسی	6069.3 ملین روپے	ستمبر 2009 کو کامیابی سے مکمل ہوا

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، اس میں میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ ایک تو انہوں نے کہا تھا کہ ایم پی ایز کو ہم نے مشاورت پر یہ پراجیکٹس دیئے ہیں، تو کون کونسے ایم پی ایز کو دیئے گئے ہیں؟ اس ایوان میں تو میرے خیال میں کسی کو بھی، میرے خیال میں ان سے مشاورت نہیں کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ سارے

ٹینڈر پہ کیوں نہیں کئے گئے ہیں؟ سارے پراجیکٹ کمیٹی پر دیئے گئے ہیں تو پراجیکٹ کمیٹی تو ایسی ہوتی ہے کہ وہ تو Like/dislike پر ہوتی ہے، وہ تو انجینئر بندہ نہیں ہوتا، ٹیکنیکل بندہ نہیں ہوتا، جس نے جو بھی نام دے دیا تو دے دیا، تو یہ سارے ٹینڈر کے ذریعے ہوئے تھے، اس میں Transparency کا مسئلہ آتا ہے تو اس میں یہ پوچھتی ہوں کہ ٹینڈر کے ذریعے کیوں کر دیئے ہیں، Sorry پراجیکٹ کمیٹی کے ذریعے کیوں کئے گئے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔ یہ بہت اہم کوئسچن ہے، یہ جو سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ کے نام سے جناب سپیکر لایا گیا ہے۔ پہلے تو ہاؤس میں بتایا جائے کہ یہ Priority کون بناتا ہے، جناب، یہ کون Fix کرتا ہے؟ یہاں کہا گیا ہے کہ اس میں Elected لوگوں کو شامل کیا گیا ہے، ہم نے جس جس دوست سے بھی بات کی ہے، کسی Elected آدمی کو اس پراجیکٹ کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اگر آپ کو ہو یا کچھ وزراء صاحبان کو ہو تو میں اس کے بارے میں نہیں بتا سکتا اور پھر جناب سپیکر، یہ Priority کس نے بنائی ہے؟ کچھ ڈسٹرکٹس کو شامل کیا گیا ہے اور کچھ ڈسٹرکٹس کو تو سرے سے اس میں شامل ہی نہیں کیا اور بڑا Concerned question تھا اور میرا بھی یہی تھا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اتنے بڑے بڑے پیسے کے بغیر ٹینڈر نہیں کئے گئے؟

<u>جناب عبدالستار خان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> ستار خان، ستار خان، پھر چمکنی صاحب۔ جی ستار خان!

<u>جناب عبدالستار خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ محترمہ نے جو سوال لایا ہے، SDU کے حوالے سے، سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ کے حوالے سے، اس میں بہت سے پراجیکٹس ہیں لیکن میرے ضلع کے حوالے سے ایک کام کر رہا ہے، کوہستان ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ۔ جناب سپیکر، اس میں کوئی -/933 ملین روپے تھے، ہم نے بڑی کوشش کی SDU کے ساتھ ملکر کہ اس پراجیکٹ کے دورانیے کو بھی بڑھائیں اور اس کا جو پی سی ون ہے، اس کو بھی Revise کر لیں۔ تو اس میں میرے خیال میں اس سال ایک سمری گئی تھی جناب، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس سوپٹ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کے لحاظ سے، بشیر بلور صاحب تیاری

کر کے آئے تھے لیکن ہم نے اس وقت نہیں دیکھا، ہمیں افسوس ہے کہ اس نے خود کہا تھا کہ اس کا میں اسمبلی میں جواب دوں گا، تو اس میں 55 کلو میٹر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کیا ہے، سپلیمنٹری سوال کیا ہے؟

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کے ورکنگ پلان میں اس سال جو 55 کلو میٹر روڈ شہاتا سوپٹ یہ رکھا تھا، بشیر بلور صاحب بھی اس پہ Agree تھے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی Agree تھے، چیف سیکرٹری صاحب بھی، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ، تو اس کا جو ورکنگ پلان بنا تھا، اس پہ آج تک SDU والوں نے مطلب مزید آگے Process نہیں کیا ہے تو اس کی جواب کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو نیا سوال ہے، نیا سوال لا رہے ہیں آپ۔ جی ثاقب اللہ خان۔

جناب عبدالستار خان: Applied Question ہے سر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ سر، زما دوه سپلیمنټري کوئسچنز دی۔ یو دا دے سر چې دوئ لیکلی چې یو Think tank قائم کیا گیا ہے۔ سر، Think tank چې دے دیکښې څومره کسان دی جی او د دوئ د Nomination criterion څه دے جی؟ سیکنډ سوال دا دے جی چې دلته SDU سر دا لیکلی دی چې سپیشل ډیویلپمنټ یونټ دے او دوئ دا مختلف پراجیکټس Execute کوی۔ زما سوال دا دے چې که Parent department سره د Execution مینډیټ نه وی نو دا وایم سر چې پلاننګ ډیپارټمنټ د هغه پراجیکټ Execution نشی کولے نو هغه د هغې Sub organ چې دے SDU، هغه له دا اختیار ورکولے شی چې هغه Execute کړی جی؟ دا زما سوال دے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل سینیئر منسٹر، رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات): ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ د دوئ کوئسچنز راغلی وو او ډیر کوئسچنز، ضمنی سوالونه وشو۔ عباسی صاحب وائی چې د دې پراجیکټ پته مونږ ته نشته، حالانکه دا پراجیکټ په سن 85ء کښې چې کوم دے دا جوړ شوے دے او نور دوستانو چې کومې خبرې وکړې چې کوم طریقه کار، دا زیاتې پیسې چې دی د ډونرز دی، هغوی راځی او دا هغوی په Need basis باندې کار کوی او زیات Involvement چې کوم دے چې دا پولیټیکل نه

وی نو د غه هغه مقامی کمیونټیز چې کوم وی، هغوی ته د غه کوی او خبره بی بی وکړله چې څه پیسې په ټینډر دی او څه په پراجیکټ دی نو د هغې یو Criteria ده، لږې پیسې وی نو هغه په پراجیکټ باندې وی، زیاتې پیسې وی نو هغه هغه لوکل کمیونټی نشی کولې نو هغه Executing agency ته حواله شی۔ دوئ چې خبره وکړه نو د پی اینډ ډی سره داسې Executing دغه نشته، دا متعلقه ډیپارټمنټ، که د ایریګیشن کار کوی نو ایریګیشن ډیپارټمنټ ته د حواله شی که د سی اینډ ډبلیو وی، هغې ته د حواله شی، که د لوکل ګورنمنټ څه وی نو چې دا کوم څه شے دے نو دا قسم د لوکل ګورنمنټ، داSDU، پی اینډ ډی او متعلقه ډیپارټمنټس چې کوم دی، دوئ کښینی او په هغه Basis باندې راشی او بیا Approval پی اینډ ډی نه ورته ملاویږی۔ نو دا یو Transparent طریقه ده، په هغې باندې دا روانه ده او په دیکښې داسې ان شاء اللّٰه تعالیٰ اوسه پورې څه خبره نه ده راغلې۔ د کوهستان خبره ده، تاسو دا خبره ډیره صحیح وکړه چې صحیح کوئسچن دے خو چې هلته څومره په کوهستان پراجیکټ کښې افسران لګی یا دغه لګی یا څه وی نو د دوئ چې کوم خوښ وی نو د دوئ سره صلاح باندې د هغوی پوسټنګ کیږی، چې کوم ئے خوښ نه وی نو هغوی د هغه ځائے نه چې مونږ لرې کړو، که داسې څه خبره وی، زمونږ نوټس کښې دوئ راوسته، زمونږه سټاف ناست دے، جی ایم ناست دے، هغوی سره به کښینئ او خبره اتره چې تاسو څه؟ پوره هغه تسلی به مو وکړی۔

<u>Mr.Speaker</u>: Ji Next.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: سر یہ Think tankکیا چیز ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: Think tank یہ کیا چیز ہے، کیا بلا ہے؟

<u>سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات)</u>: دا هغه شے دے جی چې کومو محکمو، هغه SDU شوه، دا لوکل باډیز دغه دے په هغې باندې او بیا یو شعبه ده په دغه کښې چې هغه متعلقه خلقو سره رابطه ساتی، داسې نه ده چې دا ایم پی ایز په Think tank کښې دی، دا مختلف ډیپارټمنټس دی، لکه لوکل ګورنمنټ جی دے، د هغوی په دغه کښې چې کوم دے یو ځائے شی، کښینی او خبرې اترې وکړی او دا کومې خبرې چې وی، هغه فیصله کړی۔

جناب سپیکر: Concerned department د Think tank دے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پھر کیا ہوا؟

جناب محمد جاوید عباسی: مجھے بہت احترام ہے سینیئر وزیر صاحب کا اور میں کبھی ایسی بات نہ کرتا۔ سوال کا جز (ب) جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں، جو میں نے پوچھا تھا، میں نے یہ پوچھا تھا جناب سپیکر کہ یہ عوامی نمائندوں کو نہیں پتہ، شامل ہیں یا تو جس نے یہ جواب دیا جناب سپیکر، اس نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے، سینیئر وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے اس چیز کو سیاسی لوگوں سے پاک رکھا ہے یعنی سیاسی لوگوں کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تو جناب سپیکر صاحب، انہوں نے کوئسچن پوچھا کہ "(ب) آیا ترقیاتی منصوبوں کیلئے عوامی نمائندوں سے مشاورت کی جاتی ہے" تو جواب انہوں نے لکھا ہے "جی ہاں"۔ اس کا مطلب ہے جناب سپیکر کہ اگر "جی ہاں" ہے تو یہ عوامی نمائندے جس جماعت کے بھی ہوں گے، یہ سیاسی ہی ہوں گے، ظاہر ہے یہاں کوئی ایسا آدمی نہیں ہو سکتا جو غیر سیاسی بیٹھا ہو، تو اگر سیاسی ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ "جی ہاں" لوگوں سے مشاورت کی جاتی ہے۔ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ ہم مشاورت اس لئے نہیں کرتے کہ یہ پراجیکٹ کو ہم Politicise نہیں کرتے، سیاسی لوگوں سے دور رکھتے ہیں، تو پھر وہ کونسے عوامی نمائندے ہیں، مجھے یہ بتایا جائے کہ اس ایوان کے علاوہ بھی کوئی عوامی نمائندے ہوتے ہیں جناب سپیکر، اس صوبے میں؟

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی وترقیات): جناب سپیکر، ما دا نه دی وئیلی عوامی نمائنده، عوامی نمائنده نه چې کوم دے تپوس نه کیږی، په هغه کمیونټی کښې هر څوک راځی، عوامی نمائندګان هم راځی او Non political خلق هم راځی خو Impression او دغه دا ورکوی چې دا بهر کمیونټی، بهر چې کوم ډونرز دی، هغوی دا وائی چې یره دا یو شے دے چې یوه پارټی په دغه باندې لاړه نشی، نو دا کمیونټی چې کوم دے، دا ایم پی اے هم د دې کمیونټی یو سړے دے د بل ځائے د بهر سړے نه دے، ما دا نه دی وئیلی چې دوئ نه تپوس نه کیږی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زمونږه مشر خو جواب راکړو جی خو په هغې باندې زه لږ Clear نه یم سر، دلته چې کوم لیکلی دی، دوئ لیکلی دی چې اشتراک سے MISC صوبہ پختونخوا کے تمام اضلاع میں انعقاد کیا جبکہ گزشتہ سال معاشی ترقی کا لائحہ عمل مرتب کیا، علاوہ ازیں زرعی یونیورسٹی کے اشتراک سے Think tank قائم کیا جس کی سفارشات اس سال کے ترقیاتی پروگرام میں بھی شامل کی گئی ہیں۔ سر، خبره داسې ده چې مونږه دا Think tank کوم Impression جوړیږی نو هغه دا Impression دے چې په دیکښې به Experts وی جی، مشر وائی چې SDOs به وی، د لوکل گورنمنټ کسان، دا ایم پی ایز به وی جی۔ د آفیشل خو جی مخکښې نه دا جاب دے، د پلاننگ ډیپارټمنټ نه هم دغه کیږی نو بیا دې ته د Think tank نوم ئے ولې ورکړے دے جی او بیا په دیکښې د ایگریکلچر یونیورسټی څه دغه دے جی؟ نو زهٔ وایم، کیدے شی ما خپل سوال لږ واضحه نکړو، زه به بیا وکړم جی چې زه دا غواړم چې د دې Think tank چې جوړ دے جی، اشتراک سره جوړ دے، دیکښې څومره کسان دی جی او د هغې Nomination څه طریقې سره کیږی او سر دا سوال ځکه ضروری دے چې د دې سفارشات باندې دوئ خپله لیکی چې اس سال کے ترقیاتی پروگرام به د دوئ سفارشات باندې کیږی نو هغې د وجه نه زه معلومات کول غواړم چې دا کسان Think Tank چې دی، دا دومره Capable دی چې هغوی دا سفارشات وکړی که ونکړی سر؟ دا ضروری ده سر لږ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، زما هم د دوئ نه دا کوئسچن دے چې دوئ وائی چې دا پیسې ډونرز ورکوی، ټھیک ده چې پیسې خو به ډونرز ورکوی خو لګوی خو دا صوبه کنه، جوابده خو دا صوبه ده کنه، ډیپارټمنټ جوابده دے کنه، زما Conspiracy باندې څه نوے ټینډر نه دے شوے نو دے به دا پراجیکټ کمیټۍ والا به څوک رانیسی چې دا تاسو دا کار کوئ؟ دلته کمیټی خو ټول ګپ شپ دے، ټول لب جب دے، هغې باندې کوم کار وشی هغې ته خو مونږ کار نه وایو،

آیا دا تاسو دې ته صحیح وایئ؟ زه خو وایم چې دا کمیټۍ ته ریفر کړئ، دوئ ته ډیټیل نه دے معلوم چې مونږ ته هغه ډیپارټمنټ ډیټیل څه راکړی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، ہم اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس پہ وہاں بیٹھ کے بات کرلیں گے لہذا اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات): جناب سپیکر! زه ډیر افسوس کوم، پکار دا دے چې نور سحر صاحبه دا خپل الفاظ واپس واخلی، دې خپله څومره کارونه پراجکیټونو باندې کړی دی، بیا خپله ولې پراجیکټ کمیټۍ باندې کار کوی؟ دا خو International concept دے، په هغې دغه باندې Criteria ده، په هغې دغه باندې روانه ده۔ اوسه پورې ډونرز، هیچا Objection نه دے کړے چې دا پراجیکټ کمیټۍ باندې ولې دےاو دا په ټینډر باندې ولې دے؟ هر یو شے چې کوم دے راځی او دې ځائے کښې هم تپوس کیږی، هر ځائے کښې تپوس کیږی او باقاعده د بهر ملک خلق راځی، هغوی ګوری وینی د هغوی۔۔۔۔۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و سیاحت): سپیکر صاحب، دا توجه نه ورکوی، دا خپلو کښې لګیا دی۔

جناب سپیکر: هں جی؟

وزیر کھیل وسیاحت: دوئ خپلې اسمبلۍ کښې لګیا دی، دوئ سره به څه کوؤ؟

جناب سپیکر: عاقل شاہ صاحب! کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

وزیر کھیل وسیاحت: یہ ادھر توجہ دیں سر۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات): جواب هم دغې کښې کلیئر دے او ما پوره Explanation ورکړو۔ ډیره مهربانی۔

وزیر کھیل وسیاحت: جناب سپیکر صاحب، ما ته اجازت دے؟

جناب سپیکر: عاقل شاہ صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سوال پر اب ڈبیٹ نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up.

(Counting was carried)

Mr. Speaker: Twelve. Now those who are in favour of 'Noes' may stand up. 'Noes', may stand up please -----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: مجبور نہ کریں کسی کو۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Twenty four. The motion is defeated. (Applause) Again Noor Sahar Sahiba, Question number?

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 67۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: سر، اس پر میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ -----

جناب سپیکر: کوئسچنز آور میں بی بی! آپ کچھ نہیں کہنا چاہتی، سپلیمنٹری -----

محترمہ نور سحر: سر! میں کوئسچن کی بات کر رہی ہوں -----

جناب سپیکر: آپ کو نہیں، ان کو کہہ رہا ہوں، آپ بولیں۔

محترمہ نور سحر: 67 کوئسچن نمبر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 67 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کی زیر نگرانی ضلع سوات میں اکاؤنٹنٹ BPS-16 کی آسامی عرصہ ایک سال سے خالی پڑی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے مذکورہ بالا آسامی کو پر کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) ہاں۔

(ب) پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا کی سفارشات کی روشنی میں ضلع سوات بہبود آبادی آفس میں اکاؤنٹنٹ کی تعیناتی کر دی گئی ہے۔

محترمہ نور سحر: سر، اس پر میں Satisfied ہوں بلکہ شکریہ ادا کرتی ہوں منسٹر صاحب کا کہ جونہی میں نے یہ کوئسچن اسمبلی میں پیش کیا، ان کو اطلاع ملی تو فوراً انہوں نے بندے کو بھیج دیا وہاں پر، انہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، تھینک یو۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Again Noor Sahar Sahiba, again Noor Sahiba, Question number?

محترمہ نور سحر: سر، Again میرا نہیں ہے، مفتی جانان صاحب کا ہے، میرے پاس نہیں ہے۔

آوازیں: آپ ہی کا ہے۔

محترمہ نور سحر: کونسا ہے؟

جناب سپیکر: 21 ہے۔

محترمہ نور سحر: صبر کریں سر۔

محترمہ نور سحر: سر میرا اس پہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بس وہ ختم ہو گیا، دوسرا؟

محترمہ نور سحر: سر، اس کی ترتیب انہوں نے غلط دی ہے، میرا کام تو نہیں تھا سر، 21 میرے پاس آگیا ہے سوال نمبر 21، سر، ترتیب وران وو، شاتہ ئے ورکړے وو۔

جناب سپیکر: جی۔

* 21 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کو صوبے میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ انہیں سرکاری ہسپتالوں میں ایکسرے اور ٹیسٹوں کی مد میں کمیشن بھی ملتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کمیشن ریٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کو کمیشن نہیں بلکہ User Charges کی مد میں شیئر ملتا ہے جو کہ حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہے۔

(ج) Kits 5% کا خرچہ اور 5% کی قیمت (Depreciation) منہا کرنے کے بعد بچنے والے منافع کی تقسیم درج ذیل فارمولے سے کیجاتی ہے:

Government share	60%
Doctor's share	25%
Paramedics share	10%
Administrartive share	02%
Maintenance & repair share	03%

جناب سپیکر: چلیں اس سے Satisfied ہیں؟ تھینک یو۔ سپلیمنٹری؟

Ms. Noor Sahar: Yes Sir.

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: سر، اس میں میرا یہ کوئسچن ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ انہیں سرکاری ہسپتالوں میں ایکسرے اور ٹیسٹوں کی مد میں کمیشن ملتا ہے، ڈاکٹروں کا جو کوئسچن ہے تو انہوں نے لکھا ہے کہ جی ہاں یہ درست، User Charges کی مد میں ان کو ملتا ہے۔ تو سر، جو ڈاکٹروں کو اس مد میں ملتا ہے تو مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آرہی کہ ان کی کیا Contribution ہوتی ہے، وہ تو ریفر کر دیتے ہیں ٹیسٹ کیلئے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب تو ٹریژری سے ہے۔

محترمہ نور سحر: نہیں وہ ٹیسٹ کیلئے ریفر کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کون دے گا؟

محترمہ نور سحر: سر، اگر اس طرح ہے تو پھر جج صاحبان کو بھی ملزمان کے جرمانے کی مد سے ادا کیا جائے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، میرا اس پہ ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: جی جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، وزیر صحت صاحب موجود نہیں ہیں، ان کے بارے میں بتائیں؟

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں، آکے ان کی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

جناب عنایت اللہ خان حدون: سر، پھر پکا اس سیٹ پہ بٹھادیں تو میں ابھی حاضر ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: (قہقہے) آ جائیں، آ جائیں، بالکل بٹھا دیتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ایک ضمنی ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ کیا حکومت مجھے بتائے گی کہ وزیر صحت کب اس اسمبلی میں تشریف لائیں گے، کیا ایسا ممکن ہے کہ (تالیاں) وہ اس سیشن میں آئیں گے یا ہم اگلے آنے والے سیشنوں کا انتظار کریں گے؟ مجھے کوئی وزیر صاحب کھڑے ہو کر بتادیں کہ کافی عرصے سے، میرا سپلیمنٹری ہے کہ حکومت بتادے کہ وزیر صاحب کب اسمبلی میں تشریف لائیں گے؟

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، اس کی صحت خراب ہے کہ نہیں؟

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں پارلیمنٹری لیڈر ہوں پاکستان پیپلز پارٹی کا اور جناب سپیکر، چونکہ میری آج صبح ان سے بات ہوئی ہے اور وہ بیمار ہیں، اسلام آباد میں ہیں۔ وہ وہاں پر اپنے ٹیسٹ کرا رہے ہیں تو جناب سپیکر، اگر ایک ممبر بیمار ہو تو وہ کیسے Attend کر سکتا ہے اسمبلی کا سیشن؟

جناب سپیکر: یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: تو جیسے ہی وہ ٹھیک ہونگے، وہ واپس آئیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: آخر انہیں بیماری کیا ہے، اس بارے میں بتایا جائے؟

جناب سپیکر: جاوید صاحب، اس کی صحت کیلئے دعا کریں۔

(قہقہے)

جناب محمد جاوید عباسی: اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے لیکن آخر انہیں بیماری کیا ہے؟

جناب سپیکر: پوشیدہ بیماری ہے، آپ کو نہیں بتا سکتے۔ (تالیاں) جی میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! دا سې ده چې عباسي صاحب د حکومت طرف نه هم تپوس کړے دے۔

جناب محمد جاوید عباسی: میاں صاحب، اردو میں جواب دیں۔

وزیر اطلاعات: اچھا اردو ہی میں جواب دیتا ہوں۔ ایک تو ظاہر علی شاہ صاحب در حقیقت بیمار ہیں ایسا نہیں ہے کہ ،اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کونسی بیماری ہے تو مجھے نام نہیں آتا لیکن وہ۔۔۔۔۔

آوازیں: کوئی خفیہ بیماری ہے؟

(قہقہے)

وزیر اطلاعات: نہیں، خفیہ نہیں، بالکل بالکل پتہ چلتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ نہ بتائیں تو بہتر ہے۔

وزیر اطلاعات: یہ سپیکر صاحب کو خفیہ کا پتہ ہوگا لیکن اس کے کانوں کا ایک مسئلہ ہے، سر چکراتا ہے تو بستر سے اٹھ کر کھڑا ہونا بھی اس کیلئے مشکل ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے، یہ تقریباً ایک سال قبل بھی اس کو اس بیماری سے واسطہ پڑا تھا، تو ایسا نہیں کہ شوق کے مارے وہ نہیں آرہا تو لہذا میں ساتھیوں سے یہ گزارش ضرور کرونگا کہ حقیقی معنوں میں اگر وزیر صحت کی صحت خراب ہے تو یہ تو قدرت کی طرف سے ہے، سپیکر صاحب، خدا ان کو صحت دے۔

جناب سپیکر: امین۔

وزیر اطلاعات: لیکن یہ بیماری کافی تکلیف دہ بھی ہے اور لمبی بھی ہے تو کوئی بندہ تو ایسا ضرور ہونا چاہیئے کہ تمام اس کا ریکارڈ اس کے پاس ہو، کوئی ایسی پوزیشن میں ہو کہ ارکان کی تو تسلی ہو کہ کوئی سوال کرے، اس کو ٹھیک جواب ملے، ایسا نہیں کہ وہ آئیگا جواب دے گا۔ تو ایسا ہے کہ یہ غیر تسلی بخش جواب ہے اور پھر حکومت بھی اگر اس پوزیشن میں نہ ہو تو یہ بھی عجیب سا وہ لگتا ہے کیونکہ ہم سب کے سب Collective ذمہ دار ہیں، لہذا ان کے ڈیپارٹمنٹ سے گزارش ہے کہ سو فیصد تیار ہو کر آئے اور کسی بھی وزیر کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائیں، ہم اسی طریقے سے جواب دیں گے جو کہ اس فورم کا اور اسمبلی کے احترام کی بنیاد پہ حق بنتا ہے، تو یہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ تیار ہو کے نہیں آیا تو یہ عذر قبول نہیں کی جائے گی کہ اس کا وزیر بیمار ہے اس لئے جواب نہیں آرہا، ڈیپارٹمنٹ تو بیمار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو انسٹرکشنز دیجاتی ہیں کہ متعلقہ وزیر جب تک بیمار ہوں، وہ دوسرے وزیر صاحبان کو مکمل بریفنگ، مکمل تیاری کے ساتھ اپنا ریکارڈ دکھایا کرے، یہ آخری موقع ہے وزیر صاحب بھی مجبور ہیں، وہ بھی آخر بول پڑے۔ تو آئندہ کیلئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی یہ چیز برداشت نہیں کی جائیگی۔ ابھی کوئی ہے جو جواب دیدے ان کا؟ اچھا سینیئر منسٹر صاحب ہے نا۔ جی فائزہ رشید ڈاکٹر صاحبہ۔

سینئیر وزیر(منصوبہ بندی وترقیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ود ریږه جي دا ډاکټر صاحبې څه کوئسچن دے سر۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: سر، تھینک یو کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ یہ جو کوئسچن ہے کہ کیا سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کو صوبے میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے؟ تو جس طرح سے جواب دیا گیا ہے سر، وہ پریکٹس جس کا اس کوئسچن کے Answer میں ذکر کیا گیا ہے، وہ تو اسی پچھلی گورنمنٹ میں ہی ختم ہو چکی تھی، ابھی اس کوئسچن کی کوئی تک نہیں بنتی کیونکہ موجودہ جو 'سیٹ اپ' ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ہاں، نہیں ہے، آپ کا مطلب ہے نہیں ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جی جی، کسی ہاسپٹل میں کوئی ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس نہیں کر رہا ہے، نہ اس کو Allowed ہے، نہ اس کا شیئر بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جواب سن لیں گے نا، حکومت سے جواب سن لیں۔ جی آنریبل سینئیر منسٹر صاحب، رحیم داد خان۔

سینئیر وزیر(منصوبہ بندی وترقیات): ډاکټر صاحبې چې کومه خبره کړې ده، هغه جواب کښې دا نشته چې په هسپتال کښې هغوی ته اجازت دے، هسپتال نه بعد چې کوم دے چې هسپتال نه بهر پرائیویټ پریکټس کولے شی، هسپتال کښې د ننه نشته۔ نور سحر صاحبې چې کومه خبره، کوئسچن وو او بیا هغې اعتراضات، دوئ دا وئیلی دی چې سرکاری هسپتالونو کښې کوم چارجز دی، دا کمیشن دے یا څه دے؟ نو دا سرکاری هسپتالونو کښې کمیشن نه دے، دا User charges دی او په User charges کښې بیا څه متعلقه خلقو ته هغه پیسې ملاویږی۔ ګورنمنټ شیئر چې کوم دے %60 دے، ډاکټر شیئر %25 دے، پیرا میډیکل شیئر %10 دے، ایډمنسټریټیو شیئر %02 دے او نور دا کاغذات ماغذات دا نور څه څیزونه چې کیدے شی، هغه %03 دیکښې شیئر دے۔نور دا سې څه خبره پکښې نشته چې یره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو Open شے دے، کھلاؤ شے دے۔ تهینک یو۔ Again نور سحر صاحبہ۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! اس پہ میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بس وہ تو ختم ہو گیا۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، مجھے تھوڑا سا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: ریل گاڑی تو سٹیشن چھوڑ چکی، میں تو آپ ہی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کوئی سوال کریں۔ چلیں ابھی آپ بتا دیں، بڑی مدت بعد آئے ہیں آپ۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر! اس میں ڈاکٹر صاحبہ نے کہا ہے کہ پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہیں ہے جبکہ جواب میں کہا ہوا ہے کہ ہے اور دوسرا یہ ہے کہ اگر پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے تو پھر سرکاری بھی اس میں ان کو کمیشن یا کوئی چارجز کیوں دیئے جا رہے ہیں؟ وہ Charges waive کر کے آپ عوام کو ریلیف دیں، کیا ڈاکٹرز غریب ہیں، ماشاء اللہ اس صوبے کے امیر ترین لوگوں میں ڈاکٹرز کا شمار ہوتا ہے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ باہر پریکٹس کر رہے ہیں، یہ تو صرف ریفر کرتے ہیں، تو ریفر کرنے کی بھی یہ فیس لیں گے اور جب یہ ریفر کرنے کی فیس لیتے ہیں تو پھر جج صاحبان بھی، ملزمان کو جو سزا کے طور پر ان کو جرمانہ کیا جاتا ہے، پھر وہ بھی ان سے اپنی چارجز لیا کریں کہ یہ تو میری وجہ سے اس کو جرمانہ ہوا ہے۔ یہ تو غلط بات ہے کہ جو شخص پرائیویٹ ہسپتال سے سرکاری ہسپتال میں آتا ہے اور اس سے ریفر کرنے کی فیس لی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ سب اس پہ بولنا چاہ رہے ہیں تو کوئی نوٹس دے دیں، اس پہ ایک Date مقرر کریں۔

محترمہ نور سحر: مگر سر، یہ تو میرا کوسچن ہے۔

جناب سپیکر: نہیں کوسچن پر اتنی ڈبیٹ نہیں ہو سکتی، آپ نوٹس دے دیں تو میں۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! آپ اس کوسچن کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، ادھر ہم ڈیٹیل مانگ لیں گے ان سے۔

جناب سپیکر: بی بی، کوسچن پر اتنی بڑی ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی، اگر آپ لوگ خواہ مخواہ اس پر بولنا چاہتے ہیں تو مجھے Written notice دے دیں، میں اس پہ ایک دن آپ کیلئے مقرر کر دونگا، آپ پورا دن اس پہ بولیں۔ جی Next Question نور سحر بی بی، کوسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوسچن نمبر 68۔

جناب سپیکر: 67 رہ گیا۔

محترمہ نور سحر: سر، نہیں ہے 68۔

جناب سپیکر: پورا پلندہ آپ کو دیا ہے۔

محترمہ نور سحر: سر، یہ غلط دیا ہے تو میں کیا کروں؟ یہ میرے پاس نہیں ہے، اس کے پاس ہے اور سر، یہ 67 تو ہو گیا ہے، یہ تو ہو چکا ہے، ابھی 68 ہے سر، 67 پر بہبود آبادی کا کوسچن ہے، وہ میں کر چکی ہوں۔ سر، یہ دیکھیں 67 پر یہ پبلک اکاونٹس کا کوسچن ہے، یہ میں کر چکی ہوں، اب دوبارہ میں تو نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، 68 چلا گیا، ختم ہو گیا۔ عبدالستار خان۔

محترمہ نور سحر: سر، 68 آ گیا ہے، سر، 68 میرا ہے۔

جناب سپیکر: بس چھوڑ دیں، آپ Confused ہیں۔

محترمہ نور سحر: نہیں سر، 67 میں نے کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ وقت ضائع کر رہی ہیں، ہاؤس کا وقت ضائع کر رہی ہیں۔

محترمہ نور سحر: یہ سوال 68 میرا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے پوچھ بھی لیا کہ اور بھی اس سے آ گے۔

محترمہ نور سحر: سر! میں ابھی یہ دوسرا سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو دوسرا کونسا ہے اب؟

محترمہ نور سحر: 68، میں 67 تو کر چکی ہوں سر، انہوں نے ایک جگہ ایک ڈیٹیل دی ہے اور دوسری جگہ دوسری ڈیٹیل دی ہے، میں کیا کہوں؟

جناب سپیکر: جی۔

* 68 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور جیل کے کوارٹروں میں ایسے ملازمین رہائش پذیر ہیں جو کہ دوسرے شہروں میں ڈیوٹی کرتے ہیں اور کئی کوارٹرز جونیئر ملازمین کو الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ملازمین کے نام، پوسٹنگ سٹیشن، تاریخ ٹرانسفر اور کوارٹروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): (الف) پشاور جیل میں رہائشی کالونی 2001ء میں گرائی جا چکی ہے اور یہاں پر موجود جو کوارٹرز ہیں، وہ صرف خاکروب کیلئے ہیں۔ صرف تین خاکروب کے

کوارٹروں میں مندرجہ ذیل سٹاف ممبرز رہتے ہیں جن کا حال ہی میں یا تو تبادلہ ہو چکا ہے یا دوران ملازمت انتقال کر چکے ہیں:

1۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل صاحبزادہ شاہ جہان (حال ڈسٹرکٹ جیل سوات)

2۔ وارڈر نواب علی (حال سب جیل چارسدہ)

3۔ ہیڈوارڈر، محمد اقبال (مرحوم)

(ب) ایضاً۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا ابھی آپ اس پہ اور سپلیمنٹری سوال کرنا چاہتی ہیں؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، 68 پر میں Satisfied ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے وہ کر لیں، آپ کر لیں۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: ٹھیک ہے سر، ہو گیا ہے بس کوئسچن نمبر 68۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو 68 ختم ہو گیا ہے۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، Satisfied ہوں میں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Satisfied?

<u>محترمہ نور سحر</u>: جی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو بس بیٹھ جائیں نا۔ (قہقہہ) جب Satisfied ہیں۔ جی ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سپیکر صاحب، زما سپلیمنٹری شته جی۔ سر، دا جواب وګورئ جی، "پشاور جیل میں رہائشی کالونی 2001 میں گرائی جا چکی ہے اور یہاں پر موجود جو کوارٹرز ہیں، وہ صرف خاکروب کیلئے ہیں۔ صرف تین خاکروب کے کوارٹروں میں مندرجہ ذیل سٹاف ممبرز رہتے ہیں جن کا حال ہی میں یا تو تبادلہ ہو چکا ہے یا دوران ملازمت انتقال کر چکے ہیں"۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، وارڈر و ہیڈ وارڈر، سر دا خاکروب د پاره کوارټرې جوړې دی، په دیکښې دا کسان ولې نه دی جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کچھ بڑے اچھے کوارٹرز ہونگے نا۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: دا خو د خاکروب د پاره دی۔

جناب سپیکر: لگ رہاہے کہ عباسی صاحب کو معلوم ہے کچھ، جاوید عباسی نے کچھ دیکھاہے ادھر۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، ہمیں کچھ معلوم نہیں، سر ہم تو ادھر آپ کے سامنے ہوتے ہیں، یہ میاں افتخار صاحب اس کے متعلق اگر بتائیں تو بتا سکتے ہیں، مجھے خبر نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: شاید شام کو کبھی چکر لگاتے ہو۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، نہیں۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح ہمارے فاضل رکن نے اشارہ فرمایا کہ 2001 سے پشاور جیل کی ساری جو بھی کالونی ہے، وہ گرائی جاچکی ہے۔ جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ابھی شکر الحمدللہ 2 ارب 70 کروڑ روپے کا پراجیکٹ پشاور جیل کیلئے منظور ہوا ہے جس پر Already ہم نے ایک Portion پر کام شروع بھی کیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Very good، یہ تو اچھی خبر ہے۔

وزیر جیلخانہ جات: اور ان شاء اللہ اس میں نیا جیل بھی بنے گا جس میں آفیسرز کیلئے، سارے ملازمین کیلئے پورا وہ ہو گا، اگر آپ کبھی وزٹ کرنا چاہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ کام شروع ہے لیکن ادھر جو اس نے اشارہ دیدیا کہ خاکروب کے کوارٹرز کیوں، مطلب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے یا اور لوگوں نے Hire کئے ہیں؟ اصل بات یہ ہے سر کہ جب سے آفیسرز کی کالونی گرائی جاچکی ہے تو خاکروبوں کو سارے کوارٹرز مل گئے ہیں۔ یہ تین کوارٹرز خالی تھے اور اس میں جو شاہ جہاں صاحب کا نام ہے، یہ سوات ٹرانسفر ہو گئے ہیں لیکن ایک پیریڈ ہوتا ہے کہ جب آفیسر ٹرانسفر ہو جاتا ہے تو اس کے بچے کچھ دن کیلئے، وہ پیریڈ پورا نہیں ہوا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ Vacate ہونگے اور جو حقدار ہونگے ان کو دیئے جائیں گے لیکن میں یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ 2 ارب 70 کروڑ روپے میں اب جیل بن رہا ہے جس میں آفیسرز کیلئے اور سارے سٹاف کیلئے کالونی ہو گی۔

جناب سپیکر: اس میں جاوید صاحب وغیرہ کے شایاں شان کوارٹرز بنیں گے۔

وزیر جیلخانہ جات: تھینک یو، سر۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! کیا آپ خواہ مخواہ جاوید عباسی صاحب کو سلاخوں کے پیچھے دھکیلنا چاہتے ہیں، ان کیلئے نیک خواہشات کی بھی تو کوئی، آپ سب کے بڑے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، غنی داد خان بھی اس کا شوق رکھتے ہیں۔

وزیر اطلاعات: نہیں، آپ سب کے بڑے ہیں، اگر ان کیلئے آپ نیک خواہشات رکھیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ (قہقہہ)

جناب محمد جاوید عباسی: نہ نہ سپیکر صاحب، وہ کوارٹرز کیسے ہیں، کہاں ہیں، واقع کہاں ہیں، نہ میں نے کبھی دیکھیں ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان صاحب، سوال نمبر؟

جناب عبدالستار خان: سوال نمبر 93۔

جناب سپیکر: جی۔

* 93 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت صوبہ خیبر پختونخوا محکمہ جیلخانہ جات کے تمام ملازمین کو تنخواہیں دیتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہیں پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں سے کم ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس صوبہ خیبر پختونخوا کی تنخواہیں بھی محکمہ جیلخانہ جات کے ملازمین سے زیادہ ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبہ خیبر پختونخوا کے محکمہ جیلخانہ جات، ریگولر پولیس اور پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے، نیز حکومت صوبہ خیبر پختونخوا جیلخانہ جات ملازمین کی تنخواہیں پنجاب جیلخانہ جات ملازمین کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) ریگولر پولیس صوبہ خیبر پختونخوا کی تنخواہیں جیلخانہ جات کے ملازمین کے برابر ہیں تاہم Irregular Police کے الاؤنسز محکمہ جیلخانہ جات کے ملازمین کے الاؤنسز سے زیادہ ہیں۔

(د) صوبہ خیبر پختونخوا محکمہ جیلخانہ جات، ریگولر پولیس اور پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں /الاؤنسز کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:

محکمہ جیلخانہ جات خیبر پختونخوا	محکمہ جیلخانہ جات پنجاب	محکمہ پولیس خیبر پختونخوا
تنخواہ مبلغ -/5400روپے	تنخواہ مبلغ -/5400روپے	تنخواہ مبلغ -/5400روپے
ماہانہ الاؤنسز مبلغ -/4021روپے	ماہانہ الاؤنسز مبلغ -/4440روپے	ماہانہ الاؤنسز -/6566روپے

نیز خیبر پختونخوا محکمہ جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہیں پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کے برابر کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے:

مندرجہ بالا تقابلی جائزے کا تفصیلی گوشوارہ درج ذیل ہے:

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF DIFFERENCE BETWEEN THE PAY AND ALLOWANCES OF STAFF OF PRISONS DEPARTMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA, PUNJAB AND POLICE DEPARTMENT KHYBER PAKHTUNKHWA.

1. PAY

S.No	Name of pay	Granted to Prisons deptt: KPK	Granted to Prisons deptt Punjab	Grnted to Police deptt K P K
1	Basic Pay	Rs. 5400/- P.M	Rs. 5400/- P.M	Rs. 5400/-P.M
Total		Rs. 5400/-P.M	Rs. 5400/-P.M	Rs. 5400/- P.M
Total difference		-	-	-

2. ALLOWANCES

S.No	Allowance	Granted to Prisons Deptt: KP.	Granted to Prisons Deptt: Punjab	Granted to Police Deptt: KP.
1	Washing Allownce	Nil	Rs. 100/- P.M	Rs. 100/-
2	Ration Allownce	681/- P.M	Rs. 1000/- P.M	681/- P.M
3	Prison Allownce @ one month pay Rs. 3340/- P.M (Relevant pay scale 2008)	3340/- P.M	3340/- P.M	Nil
4	Risk Allownce @ 150 %	Nil	Nil	Rs. 5010/- P.M
5	Special Allwonce (Constable upto ASI	Nil	Nil	Rs. 775/- P.M
Total		Rs. 4021/- P.M	Rs. 4440/- P.M	Rs. 6566/- P.M
Total Difference		-	Rs. 4440- Rs.4021= Rs. 419/-) P.M.	(Rs. 6566- Rs.4021= Rs. 2545/-) P.M.

<u>Mr Speaker</u>: Satisfied?

جناب عبدالستار خان: سر، میں سپلیمنٹری یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! یہ میرا سوال تھا، میں نے جیلخانہ جات کے جو ملازمین ہیں، ان کی تنخواہوں کے بارے میں پوچھا تھا اور اس میں چار جز تھے اس سوال کے، لیکن انہوں نے جو مجھے Comparison کی لسٹ دی ہے، پنجاب جیلخانہ جات کے جو ملازمین ہیں، ان کی تنخواہوں کی اور ہمارے صوبے کے ریگولر ملازمین کی، اس میں بہت بڑا فرق ہے، ہمارے صوبے کے یہ جیلخانہ جات کے جو ملازمین ہیں، ان کی تنخواہوں میں، تو میں یہ گزارش کرونگا کہ ایک تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم ان کی تنخواہوں کو بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو چونکہ ہمارے جو حالات ہیں اس صوبے کے اور خصوصاً جیلخانہ جات میں جو ملازمین ہیں، ان کیلئے پورے صوبے میں یہاں سے لیکر کوہستان میں بھی ڈیوٹی کرنی ہے، کوہستان کے ملازمین نے ڈی آئی خان میں بھی ڈیوٹی کرنی ہے، بڑی پریشانی ہے تو یہ ایک تفاوت نہیں ہونا چاہیئے باقی صوبوں کے ساتھ۔ باقی ہماری رورل پولیس کے جو ملازمین ہیں، ان کے ساتھ ان کی تنخواہیں بھی برابر ہونی چاہئیں اور یقیناً یہ وقت کا تقاضا بھی ہے تو لہذا حکومت ان ملازمین کی تنخواہوں کو کب تک بڑھائے گی؟ یہ میرے سوال کا بنیادی مقصد ہے یہاں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیلخانہ جات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اگر آپ دیکھ لیں Page No.2 پہ Granted to Prisons Department Khyber Pakhtunkhwa اور جو Granted to Prisons Department Punjab، اس کے درمیان اگر آپ Comparison دیکھ لیں، 419 روپے کا تنخواہ میں فرق آ رہا ہے ہمارے صوبے کے Prisons Department کے اور پنجاب کے Prisons Department کے۔ اصل بات یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے سر، پچھلے سال جو Risk allowance تھا، Prisons allowance، وہ آپ دیکھ لیں فگرز میں آ رہا ہے، تو وہ تقریباً -/3,340 روپے ہم نے Already اس ڈیپارٹمنٹ کو، جیلخانہ جات کے ملازمین کو دے دیئے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کا اگر آپ مقابلہ کریں تو پولیس تو میرے خیال میں بہت زیادہ مقابلہ کر رہی ہے دہشت گردوں کا اور اس کا، لیکن سارے صوبے کے برابر ہمارے Prisons Department کی تنخواہیں ہیں،

پھر بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ جتنا جلد ہو کیونکہ غریب لوگ ہیں، مستحق لوگ ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کرینگے لیکن پنجاب کے برابر اب بھی ہم دے رہے ہیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Syed Jafar Shah Sahib, not present. Again Syed Jafar Shah, not present. Mufti Said Janan Sahib, not present.

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سید عاقل شاہ صاحب، کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

وزیر کھیل: سر! یہ سوال میرے محکمے سے متعلق ہے اس لئے میں صرف یہ سوچ کے کھڑا ہوں کہ جب کوئی وزیر نہ ہو کوئسچنز آور میں تو وہاں پر شور مچ جاتا ہے اور ایک ممبر سوال کرتا ہے، ڈیپارٹمنٹ اس کی تیاری کرتا ہے، وزیر یہاں پر جواب دینے کیلئے آتا ہے اور ممبر خود نہیں آتے، تو یہ خود Non serious ہیں، اس کے متعلق سوچنا چاہیئے کہ جو سوال کرتا ہے، کم از کم جس دن اس کا سوال ہو وہ خود تو آئے یہاں پر سوال کا جواب سننے کیلئے۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے۔

وزیر کھیل: وزیر نہ آئے تو جاوید عباسی صاحب واویلا ڈال دیتے ہیں اور جو ممبر جس وقت سوال بھیج دیتے ہیں اور خود نہیں آتے ہیں سوال کا جواب سننے کیلئے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ ضروری بات ہے جس کی بزنس ہو، جس نے کوئسچن کیا ہو، ڈیپارٹمنٹ نے اتنی تیاری کی ہو تو وہ معزز اراکین ضرور ادھر موجود ہونے چاہئیں۔

محترمہ نور سحر: ہم تو ادھر موجود ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہونے چاہئیں بالکل لیکن تھوڑا سا سوچ سمجھ کر بولنا بھی چاہیئے۔ (تالیاں) مفتی سید جانان صاحب موجود نہیں ہیں۔ یار، واقعی مفتی صاحب نے بہت محنت کی ہے لیکن اب موجود نہیں ہیں۔ Again Syed Mufti Janan Sahib، میرے خیال میں صرف ایک نور سحر بی بی اور مفتی سید جانان صاحب کوئسچنز بھیجتے ہیں، بزنس بہت اچھی بھیجتے ہیں لیکن مجبوری یہ ہے کہ وہ خود پھر حاضر نہیں ہوتے۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ عاقل شاہ صاحب نے ایوان سے واک آؤٹ کر لیا ہے جناب سپیکر، پہلی دفعہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاقل شاہ صاحب، جناب عاقل شاہ صاحب، آپ واک آؤٹ کر رہے ہیں؟

وزیر کھیل: واک آوٹ تو انہیں کرنا چاہیئے میں تو بڑی تیاری کر کے آیا تھا۔

جناب محمد جاوید عباسی: وزیر صاحب نے معزز ایوان سے-----

جناب سپیکر: آپ اپنی سیٹ پر آئیں۔

(تالیاں)

وزیر کھیل: سر! میں نے واک آؤٹ نہیں کرنا ہے، میں تو بڑی تیاری کر کے آیا تھا کہ جواب دونگا۔

جناب سپیکر: آپ تو ویسے ہی بول سکتے ہیں۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

94 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت غریب، نادار مریضوں کے علاج معالجہ اور مفت ادویات کی فراہمی کیلئے بجٹ میں رقم مختص کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع سوات کیلئے مالی سال 12-2011 میں مذکورہ مد میں کتنی رقم کہاں اور کس مد میں خرچ کی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ زیر دستخطی کے ماتحت ہیلتھ کے مراکز صحت کیلئے صوبائی حکومت نے مذکورہ مقصد کیلئے بجٹ فراہم نہیں کیا ہے البتہ حکومت نے دوائیوں کیلئے ایک کروڑ 49 ہزار روپے کی رقم سال 12-2011 میں مختص کی ہے۔ پہلی ششماہی کے دوران مبلغ 32 لاکھ 44 ہزار 600 روپے کی دوائیاں خریدی گئی ہیں اور وہ صحت کے مراکز کو بھیجی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مالی سال 12-2011 کے دوسری ششماہی میں مبلغ 68 لاکھ 4 ہزار 700 روپے کی دوائیاں MCC خیبر پختونخوا کی منظور شدہ فرموں سے خریدی گئیں لیکن ان کے نمونے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری پشاور بھیجے گئے ہیں جن کی رپورٹ موصول ہو جائی گی تو مذکورہ دوائیاں بھی زیر دستخطی کے ماتحت ہاسپٹلز، رورل ہیلتھ سنٹرز، ڈسپنسریوں اور MCH سنٹرز کو بھیجی جائیں گی۔ (خریدی گئی دوائیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

95 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سوات کے چالیس سے زائد بی ایچ یوز کو محکمہ صحت نے People Primary (PPHI) Health Care Initiative کے حوالے کیا ہے جبکہ مذکورہ بی ایچ یوز کے جملہ اخراجات صوبائی محکمہ خزانہ ادا کرتا ہے؛

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز میں بجٹ کا معقول حصہ غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کیلئے مختص کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع سوات میں بی ایچ یوز کو ادویات کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے، ہر ایک بی ایچ یو کے دوائیوں کے اخراجات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، PPHI ڈسٹرکٹ سوات کو ضلعی حکومت نے مالی سال 12-2011 میں 2 کروڑ 26 لاکھ 29 ہزار روپے کی رقم بی ایچ یوز کیلئے ادویات اور ویکسین خریدنے کیلئے دی تھی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Detail of medicine supplied to BHUs during financial year 2011-2012 by PPHI Swat.

S.No.	BHU Name	Annual Budget Allocation for 2011-12	Remarks
1	Bahrain	551,927	Supply may varies due to OPD & Emergency in entehment of BHU
2	Baidara	551,927	Do
3	Bandai	551,927	Do
4	Banjot	551,927	Do
5	Bar Shawar	551,927	Do
6	Bara Samai	551,927	Do
7	Bishband	551,927	Do
8	Chail	551,927	Do
9	Charbagh	551,927	Do
10	Chungai	551,927	Do
11	Dannai	551,927	Do
12	Dherai	551,927	Do
13	Dureshkhela	551,927	Do
14	Fatehpur	551,927	Do
15	Gabral	551,927	Do
16	Gulibagh	551,927	Do
17	Gwalerai	551,927	Do
18	Islampur	551,927	Do
19	Kishwara	551,927	Do
20	Kotanai	551,927	Do

21	Kotlai	551,927	Do
22	Kuzshawal	551,927	Do
23	Kuzasamai	551,927	Do
24	Liakot	551,927	Do
25	Meragai	551,927	Do
26	Manyar	551,927	Do
27	Mashkomai	551,927	Do
28	Miandam	551,927	Do
29	Mian Kalay	551,927	Do
30	Nazar Abad	551,927	Do
31	Odigram	551,927	Do
32	Qlalgay	551,927	Do
33	Qambar	551,927	Do
34	Rahat Kot	551,927	Do
35	Ronyal	551,927	Do
36	Shalpin	551,927	Do
37	Sher Palam	551,927	Do
38	Sigram	551,927	Do
39	Taghina	551,926	Do
40	Talang	551,926	Do
41	Tirath	551,926	Do
	Total	22,629,000	

126 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سیلاب متاثرین کے نام پر ادویات متاثرین کی بجائے مافیا نے مختلف جگہوں پر فروخت کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے ان افراد کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ دوران سیلاب محکمہ صحت نے خصوصی طور پر ادویات Purchase نہیں کی تھیں بلکہ ہر ای ڈی او ہیلتھ اپنے موجودہ دوائیوں کے سٹاک سے ادویات فراہم کرتا تھا البتہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن، یونیسف اور دیگر انٹر نیشنل اور نیشنل این جی اوز ادویات اور صحت سے متعلق خدمات براہ راست کیمپوں میں اور گاؤں میں فراہم کرتی تھیں۔

(ب) ان ادویات کی تقسیم اور صحت سے متعلق دیگر خدمات کو صحیح اور شفاف طور پر فراہم کرنے کیلئے ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کے تحت ہفتہ وار ہیلتھ کلسٹر میٹنگ ڈائریکٹریٹ جنرل ہیلتھ سروسز کے کانفرنس روم میں ہوا کرتی تھیں جن میں یو این ایجنسیز کے نمائندے، ای ڈی اوز ہیلتھ اور مختلف انٹر نیشنل اور نیشنل این جی اوز باقاعدہ شرکت کرتے تھے اور اپنی رپورٹس اور ایشوز بیان کرتے تھے۔ ان میٹنگز کے باقاعدہ Minutes تیار کئے جاتے تھے۔

127 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر کھیل و عجائب گھر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) حالیہ آپریشن کے دوران صوبے کے مختلف علاقوں بالعموم سوات سے مختلف قسم کے عجائب اور نوادرات ضائع ہوئے ہیں اور بعض کو سوات سے منتقل بھی کیا گیا ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان عجائبات میں کچھ گم / چوری بھی ہوئے ہیں، ان کی مالیت کتنی تھی، نیز حکومت نے ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وسیاحت): (الف) یہ صحیح نہیں ہے کہ حالیہ آپریشن کے دوران صوبے کے مختلف علاقوں بالعموم سوات سے مختلف قسم کے نوادرات ضائع ہوئے ہیں۔
(ب) سوات عجائب گھر سے حفاظتی اقدام کے تحت 261 نوادرات ٹیکسلا عجائب گھر منتقل کئے گئے تھے۔ یہ نوادرات ابھی صوبے کو واپس کئے گئے جو پشاور میں محکمہ آثار قدیمہ کے گوداموں میں محفوظ ہیں۔ سوات میوزیم کی بلڈنگ کی تعمیر و مرمت پر کام جاری ہے، جونہی یہ کام ختم ہو جائے گا یہ نوادرات واپس سوات میوزیم میں Display کئے جائیں گے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے حالیہ آپریشن کے دوران کوئی نوادرات نہ گم ہوئے نہ ہی چوری ہوئے اور نہ ہی ضائع ہوئے ہیں، لہذا سوال کے اس جزو کے جواب کو نفی تصور کیا جائے۔
128 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) دیگر اضلاع کی طرح ہنگو میں سرکاری مال خانہ موجود ہے اور اس میں مختلف قسم کے ہتھیار بھی ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مال خانہ میں کون کونسا اسلحہ موجود ہے اور اس میں سے کس کو اسلحہ دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔
(ب) مال خانہ ہنگو میں 30 بور، 12 بور بندوق، 303 رائفل، 54x7.62 بور رائفل، 7.62 کلاشنکوف رائفل قسم کا اسلحہ موجود ہے اور مذکورہ اسلحہ میں کسی بھی شخص کو کسی قسم کا اسلحہ نہیں دیا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: سید محمد علی شاہ صاحب آج کیلئے، پرویز خان صاحب آج کیلئے، ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 2013-01-07 یعنی آج کیلئے، ارباب

ایوب جان خان 04-01-2013 تا 20-01-2013، قلندر خان لودھی صاحب 07-01-2013 اور 08-01-2013، یاسمین نازلی جسیم صاحبہ 07-01-2013، تیمور خان صاحب 07-01-2013، سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب 07-01-2013، ایوب خان اشاڑی صاحب 07-01-2013، سید جعفر شاہ صاحب 07-01-2013، ڈاکٹر حیدر علی صاحب 07-01-2013، شیر شاہ صاحب 07-01-2013، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 07-01-2013، مرید کاظم شاہ صاحب 07-01-2013، واجد علی خان صاحب 07-01-2013، خلیفہ عبدالقیوم صاحب 07-01-2013 تا اختتام اجلاس۔

Is it the desire of the house that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The leave is granted.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر!

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! مجھے ذرا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں، ٹائم دیتا ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب! میں اس ریزولیوشن کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، کہ یہ جو۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر!

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بڑی Important بات ہے، اس کے بارے میں یہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور یہ بڑی Important بات ہے سپیکر صاحب، اس لئے میری ریکویسٹ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، آپ اس کے بعد بولیں، ایک ضروری انفارمیشن ہے شیئر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی سیکرٹریٹ میں انکم ٹیکس کاؤنٹر کھول دیا گیا ہے جس میں آپ صاحبان کو انکم ٹیکس سے متعلق مکمل معلومات فراہم کرنے اور کسی بھی قسم کی مشکلات کا ازالہ کیا جائے گا، لہذا

گزارش ہے کہ ٹیکس سے متعلق ہر قسم کی معلومات اور خدمات کیلئے انکم ٹیکس آفس کے کاؤنٹر سے رابطہ کریں، شکریہ۔ جی بابک صاحب فرسٹ، سردار بابک صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، زما چې کومه خبره ده، ستاسو نوټس کښې راوستل غواړم۔

جناب سپیکر: ښه جی، ښه۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زه ستاسو په نوټس کښې یو خبره راوستل غواړم، دلته دا Private Institutes Regularity Bill اسمبلئ کښې پیش کړو او بیا تاسو مهربانی وکړه، سلیکټ کمیټئ ته تاسو ریفر کړو۔ سپیکر صاحب! تر اوسه پورې هغه سلیکټ کمیټی چې ده، هغه Notify نه شوه۔ تاسو ته دا معلومه ده چې دا خو کیبنټ د هغې Approval ورکړو، بیا د هغې په ډرافټنګ باندې مونږه ډیر زیات وخت واخستو، مونږه بهر داسې خبرې اورو کومې چې د حکومت په دغه باندې څه ښه اثر نه کوی۔ بعضې خلق دا خبره کوی چې دا خو به ارادتاً Delay کیږی، په هغې باندې به کارروائی نه کیږی۔ سپیکر صاحب! مونږه درخواست کوؤ چې دا خو ډیره اهمه موضوع ده، ریګولرټی اتهارټی ټول پرائیویټ انسټی ټیوټس د پاره د دې صوبې، دا په ډیرو حوالو باندې ډیره زیاته ضروری ده۔ تاسو وګورئ د هغې د پاره په هغې کښې د پرائیویټ سکولونو نمائندګان هم موجود دی چې کله زمونږ ډیپارټمنټ دا ډرافټنګ کولو، هغوی سره مونږه درې میټنګونه هم کړی دی خو دلته شکونه پیدا کیږی بهر چې سپیکر صاحب د حکومت په Image باندې څه غلط اثر کیږی۔ مونږ به دا خواست کوؤ چې تاسو که ممکنه وی چې هغه کمیټی چې ده، هغه زر تر زره نه صرف Notify کړئ بلکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه بالکل جی، تاسو ټهیک وایئ۔ (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) دا بشیر بلور صاحب څه وئیلی وو امان اللہ خانه؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: چې د هغې میټنګ چې دے دوه درې ورځو کښې سپیکر صاحب، دوه درې ورځو کښې چې تاسو د هغې میټنګ Call کړئ چې

مونږه هغه نمائندګان راا وغواړو، که بیا هم د هغوی څه خبره وی چې هغوی سره کښېنو۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر، سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے کچھ دریافت کر رہے ہیں)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی سپیکر صاحب دا ډیره زیاته اهمه خبره ده که دا تاسو نن Notify کړه۔

جناب سپیکر: نه دا بشیر بلور صاحب د خدائے وبخښنی، هغه څه خبره کړې وه، ما نه اوس هیره ده، دوئ نه مې تپوس وکړو۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! که په ریکارډ کومه خبره وی هغه خو مونږ ته یاده ده چې بشیر خان څه وئیلی وو، خدائے د وبخښنی او که تاسو ته ئے ځان له وئیلی نو-----

جناب سپیکر: نه ځان له وه، ځان له وه، څه خبره ئے کړې وه ما نه هیره ده اوس، دوئ نه مې ځکه تپوس وکړو چې دوئ ته ما وئیلی وو خو بیا هم زه فائل پرې راغواړم۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ما ته ئے وئیلی وو چې دا نمائندګان، ما ورته اووئیل جی، مونږ خو بالکل-----

جناب سپیکر: څه خبره وه دا سې، بیا ئے واؤرئ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بیا به ئے جی واؤرو د هغوی-----

جناب سپیکر: خو بیا پکښې دومره غټه خبره راغله، واقعه راغله، دومره غټه واقعه راغله چې هر څه ئے مونږ نه هیر کړل۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: خو دا Notify کړئ تاسو، مهربانی به وی که نن تاسو Notify کړه او ورځ دوه کښې د هغوی میټنګ هم راا وغواړئ نو مهربانی به وی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ودریږئ دا جاوید صاحب په فلور باندې، دا سې دے چې-----

(قہقہہ)

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، ہمیشہ کی طرح آپ نے مجھے آج موقع دیا ہے جناب سپیکر کہ ریزولیوشن جس طرح آپ نے حکم کیا تھا، اس دن تمام پارلیمانی لیڈران صاحبان سے Sign کروا کے جناب کے پاس بھیجی تھی، بشیر بلور صاحب کے متعلق بات ہوئی تو ہاؤس افسردہ ہو گیا تھا اس لئے پھر یہ Take up نہیں ہو سکی۔ بہت آپ کے مشکور ہیں سپیکر صاحب، پہلے ریکویسٹ کرونگا کہ اگر Rule 240 کے Under 124 کو جناب سپیکر Suspend کر کے مجھے یہ ریزولیوشن پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members / Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The rule is relaxed and the honourable Members / Ministers are allowed to move their resolution. Ji-----

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی و توانائی)}: اور ہم سب کی طرف سے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی جی، سب کی طرف سے-----

جناب سپیکر: ان کے نام بھی پڑھیں، جس جس نے دستخط کئے ہیں۔

قرارداد

(ملک میں جمہوریت کا تسلسل)

جناب محمد جاوید عباسی: میں انکے نام پڑھ دیتا ہوں۔ جناب رحیم داد خان صاحب، جناب سکندر شیرپاؤ صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، قلندر لودھی صاحب، ارشد عبداللہ صاحب اور عبدالستار خان اور میری طرف سے یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔ جناب سپیکر، میں پہلے اس کو پڑھونگا پھر میں اس پر بات کرونگا اور پھر اگر کوئی بھی ہمارا ساتھی جو موؤرز ہیں یا اور اگر آپ بات کرنا چاہیں تو اس پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہر گاہ کہ یہ اسمبلی اپنی مدت پوری کرنے جا رہی ہے لیکن کچھ قوتیں، لوگ جمہوریت کی بساط لپیٹنے پر تلے ہوئے ہیں اور کچھ اسلام کے نام نہاد ٹھیکیداروں، غیروں کے اشاروں پر نہ

صرف اسلام کے منافی پروپیگنڈہ کررہے بلکہ ملک میں جمہوری نظام کو 'ڈی ریل' کرنے اور ایسے وقت میں انتخابی اصلاحات کا مطالبہ کر رہے ہیں جس سے الیکشن ملتوی کرنے کا جواز پیدا کیا جاسکے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو معلوم ہے کہ وہ الیکشن نہیں جیت سکتے اور عوام ان کو الیکشن میں مسترد کریں گے، لہذا یہ اسمبلی ایسے تمام غیر نمائندہ افراد کے غیر جمہوری ہتھکنڈوں کو یکسر مسترد کرتی ہے اور الیکشن کمیشن سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بلا خوف و خطر انتخابات کی تیاری کا عمل جاری رکھے اور تمام سیاسی قوتوں سے اپیل کرتی ہے کہ جمہوریت اور انتخابی عمل کو سبوتاژ کرنے کی تمام سازشوں کے خلاف متحد ہو جائیں۔

جناب سپیکر! الحمد للہ یہ جمہوریت بڑی قربانیوں اور بڑے عرصے کے بعد بحال ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، یہ جمہوریت کسی نے تحفے میں نہیں دی، ہمارا بنیادی حق ہونے کے باوجود اس کیلئے لازوال قربانیاں تمام سیاسی جماعتوں نے جناب سپیکر دی ہیں۔ ایک بڑا زمانہ جہاں مارشل لاء کے سایے چھائے رہے جناب سپیکر، جہاں سخت ترین ڈکٹیٹرز آئے، انہوں نے پوری کوشش کی ہے کہ اس ملک میں سیاسی بساط کو ہمیشہ کیلئے لپیٹ دیا جائے، انکی یہ بھی کوشش تھی کہ جمہوریت پر یقین رکھنے والی اور عقیدہ رکھنے والی جماعتوں کو بھی پاکستان کی سیاست سے ہٹایا جائے لیکن میں ان تمام سیاسی جماعتوں کو جناب سپیکر، کسی ایک کو نہیں، جو جمہوریت پر یقین رکھتی تھیں، جنہوں نے نو دس سال اس ملک میں جمہوریت کیلئے لڑائی لڑی ہے اور الحمد للہ آخر کار جناب سپیکر، جمہوریت کی اس لڑائی میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید جیسی بڑی قربانی دی گئی اور جہاں بشیر بلور جیسے نامور سیاستدان نے اس جمہوری اداروں کے استحکام کیلئے جنہوں نے قربانیاں دی ہیں اور اس میں جناب سپیکر، بہت بڑے شہیدوں کی داستانیں ہیں، شہیدوں کے نام ہیں جو میں آج ابھی پڑھنا شروع کردوں تو رات ہو جائے گی اتنی بڑی قربانیاں دی گئیں۔ ان کا ایک عقیدہ تھا کہ اس ملک میں جمہوری نظام کو استحکام دینا ہے، مستحکم کرنا ہے، ان کا ایک عقیدہ تھا کہ اس ملک میں 1973 کا کانسٹی ٹیوشن جو Elected representative اور Elected لوگوں نے دیا تھا، اس کو ہم Protect کرینگے اور جو بھی اس پر شب خون مارے گا، جو سازش کریگا اس ملک کے آئین کے خلاف، جو سازش کریگا اس ملک کی جمہوریت کے خلاف، جو سازش کریگا پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام کے مینڈیٹ کے خلاف، ہم سیاسی قوتیں کھڑے ہو کر اس کا مقابلہ کرینگے۔ تو جناب سپیکر، آپ نے پچھلے پانچ سال میں دیکھا کہ کتنی بڑی جمہوریت کے خلاف سازشیں کی گئی ہیں، کبھی اپوزیشن اور حکومت کو لڑانے کی کوشش کی گئی ہے، کبھی طعنے دیئے گئے لیکن اس ملک کے سیاسی قائدین کو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم کسی

ادارے کا آلہ کار بن کر اس ملک کی جمہوریت کو 'ڈی ریل' نہیں ہونے دینگے اور آج ہمیں خوشی ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک جمہوری عمل سے ایک چیف الیکشن کمیشن کا انتخاب کیا گیا جناب سپیکر، اور ایک ایسے شخص کو اس ادارے کا سربراہ بنا دیا گیا ہے کہ تمام عقیدہ رکھنے والی سیاسی قوتوں نے کہا ہے اور اس پر یقین کیا کہ یہ فیصلہ بہتر تھا، اور آنے والے انتخابات جو ہیں جناب سپیکر، وہ ان شاء اللہ Free and fair کروانے کیلئے وہ اپنا Role play کریگا۔ یہ بڑا کارنامہ ہے اس ملک کی پارلیمنٹ کا، یہ کارنامہ بھی اس ملک کی پارلیمنٹ کا ہے کہ آئندہ انتخاب کیلئے ایک پراسیس دیا گیا ہے کانسٹی ٹیوشن کے اندر کہ جو 18th amendment کم و بیش جناب سپیکر، نو مہینے سے زیادہ تمام سیاسی جماعتوں کے لوگ ایک ایک کمرے میں میاں رضا ربانی کی قیادت میں بیٹھے ہیں، دن رات محنت کر کے انہوں نے یہ Next جو Caretaker کا نظام ہے جناب، وہ بھی لائیں کہ آئندہ کیلئے جو وزیر اعظم ہوگا، وہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن اور اسی طرح جو چیف منسٹرز صوبوں کے ہونگے، وہ لیڈر آف دی ہاؤس اور اپوزیشن لیڈر کے مشوروں سے آئیں گے اور سارے اس پر متفق ہیں اور بالکل اب ہم انتخاب کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک ایک ایسا نام نہاد عالم جو اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں بہت بڑا جناب سپیکر، علم رکھتا ہوں، جو شیخ الاسلام اپنے آپ کو کہتا ہے، علم تو ان قوتوں کے پاس بھی تھا جو اللہ نے کہا ہے کہ سجدہ کرو آدمؑ کو، انہوں نے اپنی طاقت اور غرور کی بنیاد پر اپنے آپ کو کہا کہ نہیں کس طرح، یہ اس طرح کا ایک شیطانی کھیل جناب سپیکر، اب ہمارے ملک میں بھی کھیلنے کیلئے تشریف لائے، یہ شیخ الاسلام کو اس وقت پاکستان کی قوم یاد نہیں آئی جب اس ملک کے اندر زلزلہ ہوا تھا اور لاکھوں لوگوں کو نگل گئی؟ وہاں استغفر اللہ یہ صفحہ ہستی سے مٹ گئی، اس شیخ الاسلام کو اس وقت اس ملک کے غیر تمند اور عز تمند یاد نہیں آئے جناب سپیکر، جب یہاں سیلاب نے ہر چیز ملیا میٹ کر دی تھی؟ اور اس شیخ الاسلام کو اس وقت بھی پاکستانی یاد نہیں آیا جب یہاں سوات کے اندر، پورے اس ریجن میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی تھی؟ اس وقت مقابلہ کرنے والے یہ سیاسی جماعتیں، یہ سیاسی قوتیں، اس ملک کا میڈیا، اس ملک کی جناب سپیکر آزاد عدلیہ نے مقابلہ کیا ان لوگوں کا اور یہ شیخ الاسلام اس وقت بھی نہیں آیا۔ جناب سپیکر، یہ وہ شیخ الاسلام ہے جس نے پادریوں کی ٹوپی پہن کر پاکستان کی سرزمین پر آ کر ایک نیا واویلا مچایا ہے، اس نے کہا ہے میں اصلاحات کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت انتخابی اصلاحات کا نعرہ مارا جب بالکل ساری قوم الیکشن کی طرف جا رہی تھی اور جناب سپیکر، یہ وہ شیخ الاسلام ہے جس نے کینیڈا کی Queen کے سامنے کھڑے ہو کر ان کا حلف لیا ہے، اس نے کہا ہے کہ

میں پاکستان کا نہیں، میں کسی اسلامی ملک کا نہیں، میں کینیڈا کی حکومت اور اس کی Queen کا وفادار رہونگا جناب سپیکر۔ کیسی کیسی ہستیاں یہاں نازل ہوتی ہیں، جس ملک نے اپنی شہریت کو جس ملک نے جناب سپیکر، اپنے Constitution کو، اور آج کتنی معنی خیز اور کتنی ہنسنے والی بات ہے، کیا رونے والی بات ہے کہ وہ جس نے سب سے بڑا، Violator ہے Constitution کا وہ کہتا ہے اور چند، آئین کی کتاب کی اس طرح پڑھ کر Interpretation کرتا ہے اور فتوے دیتا ہے، کاش مفتی کفایت اللہ صاحب یہاں بیٹھا ہوتا۔ جس طرح مذہبی کاموں کیلئے فتوے لئے جاتے ہیں اس طرح وہ آج Constitution کا Expert بن کر بیٹھا ہے ٹی وی کے چینلز شو پر اور آج فتوے دیتا ہے اور ایک Constitution کی کلاز یہاں سے لیتا ہے اور دوسری کلاز وہاں سے لیتا ہے۔ جناب سپیکر! یہ فتنہ بہت، اس ملک کے اندر ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کیلئے آیا ہے اور آج میں اس بڑے ایوان میں، اس ذمہ دار ایوان میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں، ہمارے ساتھ ایسا ہوا ہے، یہ تاریخ گواہ ہے ابھی Recent تاریخ کو جناب سپیکر آپ دیکھ لیں۔ ہم نے اس طرح کے لوگوں کو جب کھلا چھوڑا، جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہوگا کہ سوات کے اندر بھی جب یہ معاملات شروع ہوئے تو یہ لوگ سونے کی، لوگ جناب زیور اپنے بیٹیوں کے دینا شروع ہو گئے تھے، کہ نہیں یہ وہ قوت آنے والی ہے جو اس ملک میں انصاف لائے گی، وہ لوگ بھی قربانیاں دینے کیلئے باہر نکل آئے تھے کہ نہیں ان قوتوں کا ساتھ دیں یہ ظالمانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کرینگے اور پھر آپ نے دیکھا کہ اس نظام کے طاقت میں آنے والے وہ لوگ خود کتنے بڑے ظالم بن گئے اور انہوں نے کیا کرامات کئے ہیں، یہ اگر نہ روکا گیا تو یہ ان میں سے ایک ہے جناب سپیکر! جناب سپیکر، کیا یہ اٹھارہ کروڑ لوگوں کا یہ ملک، جناب جو نیوکلیئر سٹیٹ ہے، جس کے اندر اسمبلیاں کام کر رہی ہیں۔ 73 کا آئین پوری طرح نافذ ہے جس کے اندر جناب سیاسی جماعتیں ایک لازوال قربانیوں کے بعد آج ایک نظام کو لئے بیٹھے ہیں اور اس کو Protect کرتی ہیں اس میں ایک شیخ الاسلام نمودار ہوتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! دو منٹ صرف لونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں ابھی، اذان شروع ہو جائیگی۔ آپ کا ریزولیوشن رہ جائیگا۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! آج اگر اس پر کھل کر بات نہ کی جائے اور میں صرف اس پاکستان کے لوگوں سے، حکومت سے کہتا ہوں کہ جو یو ٹیوب ہے، اس کی وہ دو سپیچز، ایک سپیچ انگلش میں اور ایک

اردو میں ہے، جو اردو میں انٹرویو دیا گیا ہے، وہ پاکستان میں دیا گیا ہے اور جو انگریزی میں دیا گیا ہے جناب سپیکر، وہ کینیڈا میں دیا گیا ہے۔ اردو کی اس اپنی سپیچ میں کہتا ہے کہ جب توہین رسالت کا قانون بنایا گیا تھا تو میں نے ضیاء الحق کو مشورہ دیا تھا، میرے مشورے سے، میں نے رابطے کئے ہیں اور جب انگریزی میں کرتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے کبھی ضیاء الحق نے Consult ہی نہیں کیا، مجھے کبھی پتہ ہی نہیں۔ اسی انٹرویو میں ایک جگہ کہتا ہے کہ توہین رسالت کا مرتکب جو ہے وہ مسلمان ہو، عیسائی ہو، وہ غیر مسلم ہو، اردو میں کہتا ہے، وہ قابل قتل ہے اور جب انگریزی میں، وہاں انگریزوں کا زور تھا، جب کینیڈا کا زور تھا تو کہا کہ نہیں میں نے غیر مسلموں کیلئے یہ لفظ استعمال نہیں کیا، میری شہریت کینسل نہ کی جائے، اس شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ میں اس Queen کا وفادار ہوں، میں نے تو صرف یہ بات مسلمانوں کیلئے کہی تھی۔ جناب سپیکر، ایسا دوہرا معیار رکھنے والا، وہ آدمی جس کے متعلق لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ بہت بڑا فراڈیہ ہے، اس نے اپنے اوپر ایک جھوٹا کیس کر کے اپنے اوپر فائرنگ کروا کر اس نے اپنی Popularity حاصل کرنے کیلئے، وہ کیس آج بھی پاکستان کی عدالتوں میں ہے لیکن ایسا قانون ہے کہ جس کو لوگ اچھا نہیں سمجھتے، عدالتی کارروائی میں پیش نہیں کرتے As a precedence، یہ وہ شیخ الاسلام ہے، آج صرف اس کو جناب سپیکر، وہ قوتیں لیکر آئیں ہیں جو پاکستان کے اندر خانہ جنگی دیکھنا چاہتی ہیں، جو پاکستان کے اندر فتنہ دیکھنا چاہتی ہیں، جو پاکستان کے اندر اس لمحہ جمہوری اداروں کے استحکام کو کمزور کرنا دیکھتی ہیں، وہ ہمارے شہیدوں جن کا آج بھی لہو خشک نہیں ہوا جناب سپیکر، پھر ایک اور سانحے کی طرف اس ملک کو لے جانا چاہتی ہیں۔ لہذا ہم ساری سیاسی قوتیں، اس کو شوق ہے شیخ الاسلام کو تو الیکشن میں آئے، یہ کہتا ہے الیکشن تو نہیں لڑونگا لیکن اگر کوئی مجھے وزیر اعظم بنا دے، کیئر ٹیکر تک پہنچ جاونگا۔ بھئی تمہیں کیوں وزیر اعظم بنائیں، تمہاری Credibility کیا ہے کہ تمہیں وزیر اعظم بنایا جائے؟ (تالیاں) یہ کہتا ہے کہ اگر مجھے منسٹر بنا دیا جائے تو مجھے Accept ہے لیکن میں الیکشن نہیں لڑونگا، جو کہتا ہے مجھے الیکشن نہیں لڑنا لیکن کہتا ہے کہ اس نظام کو ٹھیک کروں۔ جناب سپیکر! یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جس طرح آپ اسمبلی کے کسٹوڈین ہیں، ہم اسمبلی کے ممبرز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، جناب سپیکر، ایک آدمی کا اپنا گھر ہو اور باہر سے ایک آدمی آجائے اور کہے کہ نہیں تم اپنے بچوں کا صحیح خیال نہیں رکھتے ہو، تمہارا یہ گھر ٹھیک نہیں ہے، یہ تمہارے گھر کی کھڑکیاں ٹھیک نہیں ہیں، یہ گھر کا نظام ٹھیک نہیں ہے، میں باہر سے آیا ہوں، میں نظام ٹھیک کر کے دونگا۔ اس کے پاس کیا طریقہ کار ہے؟ یہ آج عالمی قوتیں پاکستان کے اندر، اور اس طرح کے کئی

کئی ڈرامے اس ملک کے اندر ہوئے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ یہ اسمبلی زور سے قرارداد، اور یہ قرارداد آج عدلیہ کیلئے بھی امتحان ہے کہ اگر کسی کے پاس دوہری شہریت ہو تو Member elected پر تو ایکشن لیا جا سکتا ہے اور وہ آدمی جس نے اپنی Nationality چھوڑ کر کینیڈا کی Queen کے آگے سجدہ کیا ہے۔

(مغرب کی اذان)

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned for fifteen minutes.

نماز اور چائے کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔ جاوید! آپ اور بھڑاس پھر نکال لیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جاوید صاحب چلے گئے؟ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، موجود ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا میں سمجھا آپ چلے گئے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نماز کے وقفے کے بعد ابھی سارے ساتھی آرہے ہیں جناب سپیکر، بہت مہربانی۔ میں بہت ہی مختصر کرونگا، دوسرے اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: بس جی بس کرتا ہوں، آخری دو لفظ جناب سپیکر، جب سوات کے اندر جناب سپیکر اسی طرح چندہ لیا جا رہا تھا تو پھر 27 لاکھ آئی ڈی پیز بنے تھے لیکن ان بہادر غیور عوام نے اور اس صوبے کے غیر تمندوں نے ان کو جناب سپیکر، رکھا تھا۔ اب مجھے لگتا ہے کہ یہ جو فتنہ باز کو لایا گیا ہے جناب، یہ پاکستان لیول پر کوئی ایسا ہمارے ساتھ حادثہ نہ ہو جائے، پھر ہم کہاں جائیں گے؟ یہ پاکستان کے لوگ تھے جنہوں نے 30 لاکھ افغانیوں کو رکھا تھا، ہمیں کوئی تیار نہیں ہے رکھنے کیلئے، نہ افغانستان کے ایسے حالات ہیں، نہ ایران میں، تو جناب سپیکر! ایسے لوگ جن کو خاص قوتیں لاتی ہیں، کسی ایجنڈے کے نیچے لاتی ہیں، لہذا ہم سارے متفق ہو کر اس صاحب کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور چیف الیکشن کمشنر سے ہماری متفقہ اپیل ہے کہ اس ملک کی جتنی بھی آج تکلیفیں ہیں، اس کا واحد حل Free and fair election ہے جناب سپیکر، تاکہ اس ملک میں Free and fair elections کرائے جائیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ کوئی اور بولنا تو نہیں چاہتا؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: صبر کرو ایک موشن ختم ہو جائے، پھر دیکھو بے وقت آپ اٹھتی ہیں نا۔ میاں صاحب! په دې باندې څه خبره کول غواړئ؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): او جی، او۔

جناب سپیکر: بسم اللہ۔

اراکین: اردو میں بولیں جی۔

وزیر اطلاعات: بالکل اردو ہی میں بولوں گا، یار، کیا ہے ایک اردو ہے جو مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پشتو میں بولو۔

وزیر اطلاعات: وہ ان کی ڈیمانڈ ہے جی۔ سپیکر صاحب! بڑی مہربانی۔ چونکہ قرارداد مشترکہ پیش ہوئی ہے اور ارشد عبداللہ صاحب نے ہماری طرف سے اس پر دستخط کئے ہیں، کچھ ایسے الفاظ تھے جو ہم نے اس وقت بھی کہا کہ شاید اس میں یہ نہ ہوں تو مناسب رہے گا۔ بہر کیف جو کچھ بھی ہے اب اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔ جو موجودہ صورتحال کے حوالے سے بات ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ کسی فرد کے حوالے سے بات مناسب نہیں رہتی۔ جمہوریت کے خلاف کوئی بھی قوت ہو، کسی نام سے بھی ہو، ہمیں سب کو مشترکہ طور پہ اس کا راستہ روکنا ہے۔ ایسی بہت ساری قوتیں کبھی دکھائی دیتی ہیں کبھی دکھائی نہیں دیتیں لیکن کوئی بھی جمہوریت کو 'ڈی ریل' کرنا چاہے تو اس کا راستہ ہر قیمت پہ روکنا چاہیئے۔ رہی یہ بات کہ آئینی ڈیمانڈ ہو، جمہوری ڈیمانڈ ہو، ہم جمہوری لوگ ہیں، آئینی لوگ ہیں، بالکل جو یہ ڈیمانڈ کرے گا ہم اس کی حمایت کریں گے لیکن غیر آئینی اور غیر قانونی ڈیمانڈ کسی طور پر، چاہے کسی بھی طرف سے آئے، ہمیں قبول نہیں ہے اور یہ عجیب سا لگے گا کہ جمہوری جو ایک ادارہ اور جمہوری ہماری پارلیمنٹ ہے اور اس میں کوئی ایسا بندہ بھی ہو کہ وہ یہ سوچے کہ غیر آئینی اور غیر جمہوری اقدام درست ہے تو یہ اپنی ذات کی نفی ہے، لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، اب تو تقریباً تقریباً پانچ سال پورے ہو چکے ہیں اور پانچ سال پورے ہونے کو جا رہے ہیں، اس کیلئے فیصلہ کیا گیا اور پاکستان میں پہلی دفعہ اپوزیشن اور اقتدار کی قیادت متفقہ طور پہ الیکشن کمشنر کو لائی، اس سے قبل جب بھی کبھی الیکشن کمیشن بنا تو اس پہ کافی اعتراضات ہوا کرتے تھے، اگر یہ مرحلہ اتنی خوش اسلوبی سے جو کہ الیکشن کمیشن پہ اعتراض نہیں، الیکشن کمشنر پہ اعتراض نہیں اور وہ از خود بہت Active ہے اور پھر ان لوگوں نے اس کو اختیار دیا ہے یا مقرر کیا ہے جو کہ اس اسمبلی کے منتخب لوگ ہیں، عوام نے ان کو منتخب کیا ہے تو اب کی بار ایک بندے کا آنا اور یہ کہنا کہ اس میں یہ یہ خرابیاں ہیں، یہ درست

کریں، تو کتنا اچھا ہوتا کہ چار سال قبل آ کے یہ خرابیاں انگلیوں پہ گنواتے اور ہم دور کر لیتے، اب تو یہی ایک پوزیشن بنتی ہے کہ ٹھیک وقت پہ الیکشن ہو۔ جناب سپیکر صاحب! نو سال ایران اور افغانستان کے درمیان جنگ لڑی گئی لیکن جب ایران میں الیکشن کی بات آئی تو انہوں نے الیکشن کرادی، کوئی بہانہ نہیں بنایا گیا کہ یہاں پہ لڑائی ہو رہی ہے تو الیکشنز نہیں ہونے چاہئیں۔ افغانستان خونریزی سے گزر رہا ہے، افغانستان نے الیکشنز کروائے، یہ عجیب ملک ہے کہ ہر وقت ایک ڈرامہ رچایا جائے گا اور اب جبکہ ایک دفعہ جمہوری قوتیں اتنی مضبوط ہو چکی ہیں، ہم اس موقع پر اپوزیشن کو بھی اس حوالے سے اس کی تعریف کریں گے جس کی قیادت مسلم لیگ (ن) کے ہاتھوں میں ہے اور اس کے قائد نواز شریف صاحب ہیں کہ اس وقت لوگوں کو یہ توقع تھی کہ جمہوری قوتوں پہ شب خون مارا جائے گا تو اپوزیشن ان کا ساتھ دے گی لیکن اپوزیشن نے ان کا ساتھ نہیں دیا، اپنا کردار بھی ادا کرتے رہے اور یہ ایک مثالی کردار ہے کہ آج ہمارے اقتدار کے قائد اور اپوزیشن کے قائدین مل کے اس جمہوریت کی گاڑی کو کھینچ رہے ہیں اور بڑی مشکل سے اور کتنی بار درمیان میں سازشیں ہوئیں، ہر بار اس سازش کو ناکام بنایا گیا، لہذا اس بار بھی ہم کہتے ہیں کہ کسی بھی شکل میں ہو، کسی کے نام پہ بھی ہو، جمہوریت کے خلاف جب سازش ہو گی تو یہ کامیاب نہیں ہو گی اور اگر کسی نے الیکشنز Postpone کرنے کیلئے یہ ڈرامہ رچایا تو جناب سپیکر صاحب، یہ سارا ہاؤس گواہ رہے کہ ایسی صورتحال پاکستان میں نہیں ہے کہ ہم جمہوریت کو 'ڈی ریل' کریں اور اپنی مرضی کے لوگوں کو یہاں پہ مسلط کریں۔ اب ہم سب کو اکٹھے چلنا ہو گا، جمہوری لوگوں کو بھی اعتماد میں لینا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ تمام لوگ، چاہے کوئی جیتے کوئی ہارے، تمام جمہوری قوتوں کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع ہونا ہے اور اس حوالے سے ملک کو جو یہاں پہ ایک تکلیف درپیش ہے، سب سے زیادہ امن کی ضرورت ہے کہ آج ہمارے ملک میں امن ہوتا تو اتنی سازشیں کامیاب نہ ہوتیں اور نہ ہر ایک سازش کرتا۔ اس امن کیلئے ہم تمام جمہوری قوتوں کو ایک ہونا ہے، جمہوریت کو بھی بچانا ہے، ملک کو بھی بچانا ہے، سالمیت کو بھی بچانا ہے لیکن امن کے قیام کیلئے بھی ایک مثبت طرف کو اپنی پیش رفت کرنی ہے۔ لہذا میں یہ اس موقع پہ ضرور کہوں گا کہ جس کسی کو بھی اس ملک کا امن پیارا ہو، قوم کا مستقبل پیارا ہو، وہ جمہوریت کے خلاف سازش نہیں کرے گا، جو کوئی بھی جمہوریت کے خلاف سازش کرے گا، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو، اس ملک کی سالمیت کو داؤ پہ لگاتا ہے۔ ساری دنیا اس انتظار میں ہے خدانہ کرے خدانہ کرے، جمہوریت نہ ہو تو دہشت گردوں کا راستہ کون روکے گا؟ اب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں پہ سیکورٹی فورسز ان کے خلاف کارروائی کریں گی تو جمہوری

قوتیں ان کا ساتھ دیں گی، جب جمہوری قوتیں نہیں ہونگی تو پھر دہشت گردی کا راستہ کون روکے گا؟ یہ تو جمہوریت کی بدولت ہے، چاہے کوئی بھی ہو، کسی نظریے کا مالک ہو اور جمہوریت پہ یقین رکھتا ہو، ہم سمجھتے ہیں کہ اس بار وہ وقت گیا کہ جمہوریت کو 'ڈی ریل' کیا گیا اور اپنی مرضی کی حکومت کو مسلط کیا گیا، اب ہمارے پاس وہ وقت نہیں ہے، نہ دنیا اجازت دے گی، نہ حالات ہمیں اجازت دیتے ہیں اور نہ یہ جو یہاں پہ دہشت گردی کی فضاء ہے، نہ یہ ہمیں اجازت دیتی ہے۔ لہذا تمام پارلیمنٹیرین کا فرض بنتا ہے، تمام منتخب لوگوں کا فرض بنتا ہے اور سب سے زیادہ فرض جو ہے وہ مرکزی قائدین کا بنتا ہے کہ اس میں ان کا کلیدی کردار ہے۔ چونکہ ایک غیر آئینی مطالبہ کیا گیا کہ جب آپ نگران حکومت بنائیں گے تو نگران حکومت میں آپ عدالت سے بھی پوچھیں گے اور ساتھ میں فوج سے بھی پوچھیں گے، جب آئین میں فوج اور عدالت کا نام نہیں ہے تو کس کو یہ اختیار ہے کہ وہ یہ کہے کہ آپ عدالت سے پوچھیں یا فوج سے پوچھیں؟ کسی کو یہ اختیار نہیں ہے، جو بھی یہ کہے گا، یہ غیر آئینی ڈیمانڈ ہو گی، شاید ان کے کوئی اور ارادے ہوں، ہم سمجھتے ہیں کہ اب جمہوری قوتیں اتنی مضبوط ہو چکی ہیں کہ آئین میں ہم نے جو طریقہ کار اپنایا، بڑی کوششوں کے بعد آج ہماری نگران حکومت بننے جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! مارچ میں ہمارا وقت ختم ہونے والا ہے، ہم جمہوری لوگ ہیں، جو ہمارا امینڈیٹ ہے وہ 16 مارچ کو پورا ہو گا اور اس کے بعد الیکشنز ہونگے۔ اگر صرف ایک مہینے کیلئے کھیل کھیلا جارہا ہے، اگر ایک مہینے کو، جمہوریت کو 'ڈی ریل' کر کے اپنی مرضی کی ایک نگران گورنمنٹ کو بنا کر اس کی Span کو بڑھانا ہے تو یہ پاکستان کے خلاف سازش ہے، یہ جمہوریت کے خلاف سازش ہے، یہ دہشت گردوں کو راستہ دینے کی سازش ہے اور پاکستان کے وقار کو داؤ پہ لگانے کی بات ہے، لہذا میں اس حوالے سے مختصر کرتا چلوں کہ اس موقع پہ بجائے اس کے کہ ہم ایک فرد کا نام لیں، ایک شخص کا نام لیں، ہم ہر اس قوت کا جو جمہوریت کا ساتھ دیگا، ہم اس کا ساتھ دیں گے، جو جمہوریت کے منافی اقدام کرے گا ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ لہذا اس پہ میں سارے پاکستان کی تمام جمہوری قوتوں کو آپ کی وساطت سے، پریس کے ساتھی بھی بیٹھے ہیں، ان کو دعوت دیتے ہیں کہ جو یہ مشکل گھڑی ہے، اس مشکل گھڑی میں جو کہ اقتدار اور اپوزیشن نے مثالی کردار ادا کیا، دیگر سیاسی قوتیں بھی ان کا ساتھ دیں۔ دیگر سیاسی قوتیں خود سمجھتی ہیں، یہ نہیں ہو سکتا کہ میں جمہوریت کا ساتھ بھی دوں گا لیکن جو مخالف ہیں، ان کا بھی ساتھ دوں گا، سیدھی سیدھی بات ہے کہ جو جمہوریت کے حق میں ہیں اس کا ساتھ دیں گے، جو خلاف ہیں ہم اس کی مخالفت میں کھڑے ہونگے۔ میں اس موقع پر عدالت کا

شکریہ ادا کرتا ہوں، چودھری افتخار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے صاف انداز میں کہا کہ ہم نے جو طریقہ کار الیکشن کیلئے اپنایا اور الیکشن کمیشن کو ہم نے جو ٹارگٹ دیا، وہ صحیح سمت جا رہا ہے، لہذا کسی طور ایک دن بھی الیکشن کو 'ڈی ریل' نہ کیا جائے۔ لہذا اس نے بھی اپنی پوزیشن واضح کر دی۔ اس سے قبل ISPR کی طرف سے ایک خبر آئی تھی کہ اگر کوئی ہمارا نام لے رہا ہے، کوئی فوج کا نام لے رہا ہے تو ہم اس قوت کا ساتھ نہیں دیں گے جو جمہوریت کو 'ڈی ریل' کرے گی، لہذا ایک بار پھر ضرورت پڑ رہی ہے کہ یہ قوتیں اپنی پوزیشن واضح کریں اور یہ کہیں کہ غیر جمہوری لوگوں کا ساتھ نہیں دیں گے اور میں اس پہ آپ سے اجازت چاہوں گا کہ کتنی سازشیں ہوئیں، وہ ناکام ہوئیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اب بھی جو سازشیں ہو رہی ہیں وہ ناکام ہوں گی۔ جمہوریت جو ہے کامیاب ہو گی، یہ ملک کامیاب ہوگا، اس کا مستقبل روشن ہوگا، اس کی استقامت کیلئے ہم ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہیں اور جس کسی نے بھی یہ کھیل کھیلا تو وہی ذمہ دار رہے گا، میں اس پہ اجازت چاہوں گا کہ:

ظلم بچے جن رہا ہے کوچہ و بازار میں ۔۔۔ عدل کو بھی صاحب اولاد ہونا چاہیئے

بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔

<u>حافظ اختر علی</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی حافظ اختر علی صاحب۔

<u>حافظ اختر علی</u>: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ په دغې موضوع باندې چې کوم قرارداد پیش شو یقیناً مونږه هغه سپورټ کړے هم دے او پوره په هغې زمونږه دستخطې هم شته او دا خبره واضحه ده چې که ځوک هم په دې ملک کښې څه تبدیلی غواړی یا په دیکښې څه اصلاحات غواړی یا په دیکښې څه د عوامو نمائندګی غواړی نو د هغې د پاره دغه جمهوری د ووټ په ذریعې سره یو د اصلاحاتو لار شته او په چا باندې پابندی نشته که ځوک نادیده قوتونه د هغوی په شا باندې ولاړ وی او هغه د جمهوریت خلاف یا د آئین خلاف داسې اقدامات کوی نو چرته د هغې ځوک سپورټ کولے نه شی بلکه د هغې حوصله شکنی پکار ده۔ تمام سیاسی قوتونه، تمام سیاسی جماعتونه، تمام مذهبی جماعتونه ان شاءالله په دغه نکته باندې متفق دی خو دا یو خبره چې د

شیخ الاسلام په حوالې سره کیږی نو زه به صرف په هغې حوالې سره چې نن د بعضې نومونو Exploitation شروع دے، د هغې استحصال شروع دے دا یو عظیم نوم دے او دا یو ډیر لوئے مقتدر نوم دے لیکن نن دا سې ایرې غیرې چې کوم د هغې استعمال کوی نو زه مزید څه وئیل نه غواړم خو د لاهوری قلندر شاعر مشرق علامه اقبال مرحوم یو شعر هغه به Quote کړم چې:

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے   گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ عبدالاکبر خان! څه وئیل غواړئ؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members / Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against is may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب نصیر محمد میداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ودریږه جی، یو منټ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! ایک ضروری بات ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ودریږه جی دا هاؤس، دغه ریزولیوشن بل شته؟

جناب عبدالاکبر خان: نه جی۔

Mr. Speaker: Okay ji. Israrullah Khan.

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ۔

ضلع کرک کے لوگوں کے احتجاج کی وجہ سے انڈس ہائی وے کی بندش

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میری گزارش ہے، آج چونکہ سیشن تھااور ہم جنوبی اضلاع کے اکثر ممبران اجلاس میں لیٹ پہنچے ہیں اس کی سر ایک وجہ رہی ہے کہ انڈس ہائی وے کو گھنٹوں تک بلاک کیا گیا تھااور افسوس کی بات یہ ہے جی کہ ہمارے ایک اپنے رکن اسمبلی تھے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا تھا۔Protest آدمی رجسٹرڈ کرتا ہے، کوئی آدھا گھنٹہ ہوتا ہے، گھنٹہ ہوتا ہے، بیمار ہوتے ہیں، بوڑھے ہوتے ہیں، اگر ہم اس پہ ایک پریویلج موشن لیکر آئیں، Willful obstruction to Enter the Assembly بھی ہو سکتا تھا لیکن میری سر گزارش یہ ہے کہ اس سے تلخی بھی بڑھتی، لیکن مسئلہ سر یہ ہے کہ ہم اگر ڈی آئی خان سے روانہ ہوتے ہیں اور کرک پہ آکے مجھے پتہ چلتا ہے کہ صبح سات بجے سے روڈ بند ہے، ان کی اپنی مشکلات بھی ہونگی، ان کے مسائل بھی ہونگے لیکن آیا اگر کل کو میں NHA-55 اور NHA-50 جو ڈی آئی خان سے گزرتے ہیں، ایک بلوچستان جارہا ہے اور ایک سندھ جارہا ہے اور بونیر کا ایک بندہ اس میں سوار ہو یا سوات سے آرہا ہو اور میں ڈی آئی خان میں آکے اس کو بند کردوں اور گھنٹوں تک وہ ٹریفک رکی رہے، میں تو سمجھتا ہوں سر کہ نہ یہ مہذب معاشرے کی روایت ہے اور نہ میں اس طریقے سے Protest رجسٹرڈ کرکے کوئی اچھا میسج دے رہا ہوں۔ تو میری سر یہ گزارش ہے کہ ممبران اسمبلی جو اس قسم کے کاموں میں ملوث ہوں، ان کیلئے آپ کوئی Code of Conduct ایشو کریں تاکہ یہاں سے یہ پیغام جائے کہ یہ جو ہم نے رولز ریگولیشن بنائے ہیں، یہ صرف افسران کو دھمکانے کیلئے نہیں ہیں، یہ اسلئے نہیں ہیں کہ ہم خود تو ان سے ماوراء ہیں لیکن اگر یہ صحیح ہیں تو کس کو ہم؟ ایس ڈی او کو پکڑیں گے، ایکسیئن کو پکڑیں گے، واپڈا کو بلائیں گے؟ اگر ہمارا خود سر یہ حال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے جو یہ خیالات ہیں، باقی جو ممبران اسمبلی ہیں، وہ بھی شیئر کریں گے جو آج اس اذیت سے گزرے ہیں۔ تھینک یو، سر۔

ملک قاسم خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی، یہ کیا کیا تھا روڈ آپ نے بند کیا تھا؟ (قہقہے) لگ رہا ہے کہ یہ کارستانی، جی ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: په دې هال کښې چې کومه خبره شوې ده جی، شکریه جناب سپیکر، بالکل د کرک خټک قبیلې دا روډ بلاک کړے وو او زه په هغې کښې

شامل ووم ځکه چې زمونږ جائز حق، مونږ قوم ته، مونږ حکومت پاکستان ته، مونږ پاکستان خزانې ته، ډیر لوبه ریونیو ورکوؤ لوئے فنډز ورکوؤ، زما علاقه کښې ګیس وتلے دے، تیل وتلی دی، یورینیم وتلی دی، هر څه زه ورکوم (*تالیاں*) خو ماته ډیر افسوس دے چې ماته د ښځکلو اوبه نه ملاویږی او افسوس دا دے چې په کرک کښې پیدا ګیس او د کرک خلقو د پاره پریشر نشته، د کرک کلی د پاره ګیس، ګوره زه چې وږے یم زه به بل څه اووایم؟ زه به روډ بلاک کوم دا جمهوری حکومت دے، دا څه مارشل لاء نه ده چې زه به خپل حق ریکارډ کوم نه۔ که په دې باندې څه قربانی، ان شاءاللّٰه العزیز د قبیله خټک د پاره، د خپل قوم د پاره ورکولو ته زه تیار یم۔ دا نن د صوبې بجټ چې دے دا صوبائی بجټ په کرک باندې انحصار کوی، نن آئل ریفائنری سر، دومره ظلم چې کرک کښې تیل دی، ګیس دے او آئل ریفائنری جوړیږی هغه په بل ځائے کښې په نظام پور کښې یا په خوشحال ګړه کښې د هغې د پاره د سائټ انتخاب کیږی۔ دې کرک قوم دا فیصله کړې ده چې که چرې کرک نه دا ریفائنری چرته بل پله لاړه بیا به دې نه هم نور سخت مونږ اقدام کوؤ۔ دا کومه خبره ده چې زه د خپل حق آواز نشم وچتولے، بیا زه ممبر جوړ څنګه یم؟ زه اسمبلئ کښې دننه او د اسمبلئ نه بهر د خپل قوم د حق تحفظ به کوم۔ جناب والا، دا زمونږ په علاقه کښې چې، داسې سیمه نه ده، دا Educated ضلع ده، کرک 97 پرسنټ ده، نن چې د کرک سره کوم ظلم لګیا دے، زه تاسو ته درخواست کوم چې راشئ زمونږ ملګری شئ، دا زمونږ سره دا زما ګیس سنده پنجاب بلوچستان ټول هر ځائے ته ورسیدلو، دا څنګه خپله خاوره خپل اختیار دے چې زه خپله پکښې تنګ یم؟ ته خپل سوچ ورته کوه چې دا زما ضلع کښې زما کلی د ګیس نه محروم دی، زما علاقه کښې ته خپله سوچ ورته کوه۔ که زه چرې ګیس ورکوم زه اوبه غواړم، زه تیل ورکوم زه اوبه غواړم، د تیل په بدله باندې آیا دا ګرانه سودا ده چې زه د اوبو مطالبه کوم؟ نن کرک کور کور سراپا احتجاج دے، په امبیری کلی کښې روډ بند، په کړپه کښې روډ بند، په سپینه تانګے سره کمر د لتمبر نه روډ بند، ټوله ضلع په احتجاج ده۔ کرک خلق دې ته مجبور شوی دی مونږ قانون شکن نه یو، مونږ قانون په خپل لاس کښې نه اخلو، مونږ ته چې کوم کنکشنې هلته راکړی شوی دی، هغه دې

مونږ ته لیګل شي۔ مونږ کارونه غواړو، مونږ خپل ګیس، خپل مو ګیس دے خپل مو دیس دے، خپلې خاورې د پاره چې زه دا قربانی نشم ورکولې، د دې قوم زمونږ خپل بیس هزار عوام زما سره چې کوم دے څنګه هغوی زه په علاقه کښې منتخب کړے یم، زه بالکل د قوم سره یم او ان شاءالله العزیز د قوم په حق کښې چې کومه قربانی وی، زه تیار یم ورته۔ ډیره شکریه، ډیره مهربانی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دوئ په یو ځائے باندې کښینوه نو دا مسئله به لږ په اسانه باندې حل شي، دا جذباتی شکل اختیار روی۔

جناب سپیکر: بات ایسی ہے نا، ته څه وئیل غواړې جی، بیټنی صاحب؟ بیٹنی صاحب کا مائیک آن کریں۔ جی مائیک آن ہو گیا، اب بولیں نا۔

جناب شاہ حسین خان: نہ جی، کچھ نہیں کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ولې، تاسو دا د بل په خله قدغن ولې لګوئ؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی نصیر محمد خان، میداد خیل صاحب۔ ودریږه هغه مخکښې پاڅیدلے وو جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر!

ایک آواز: اردو میں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اردو میں؟ اچھا چلیں اردو میں کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: پښتو کښې وایه مړه، خپله ژبه کښې وایه۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: بس دوئ راته اردو والا وائی چې اردو کښې وکړه جی۔

جناب سپیکر: وائی به، لګیا به وی کنه۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! آج نو بجے میں اپنے گھر سے نکلا ہوں اور چھ بجے میں اسمبلی میں پہنچا ہوں جی۔

آوازیں: اوہو، اوہو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اوہو ہو، اسلئے بیٹھے ہو سب لوگ، اوہو ہو نعرے لگانے کیلئے، ہمیں طعنے دینے کیلئے، بڑے افسوس کی بات ہے جناب سپیکر، یہ سرکار بیٹھی ہے اور ان کا کام ہے، یہ جو روڈ بند ہے ان کی

وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور ہر جگہ ہو گا، نہ صرف یہ کہ آج لوگوں نے احتجاجاً روڈ بند کیا، میں بھی اس میں کھڑا تھا، میں نے بھی لوگوں کے جذبات کو دیکھا ہے، میں نے بھی لوگوں کو روتے ہوئے دیکھا ہے، اپنے حقوق کیلئے لیکن افسوس یہ کہ ہماری جو حکومت ہے، (تالیاں) وہ نعروں کیلئے تگڑی ہے، طعنوں کیلئے تگڑی ہے، ہمیں یہ کہنے کیلئے تگڑی ہے کہ خوار پھرو گے، ہیں ہی ہم خوار، ہم جنوبی اضلاع کے لوگ خوار ہیں اور یہ حکومت صرف مردان کیلئے بنی ہے جو کہتی ہے خزانے مردان کیلئے کھلے ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے جناب سپیکر، جب میں بڈھ بیر پہنچا، بڈھ بیر سے یہاں تک پہنچنے میں مجھے دو گھنٹے لگے ہیں۔ وہاں پر نہ Procession تھا، ہر طرف ریڑھیاں کھڑی ہیں، ہر طرف رکاوٹیں کھڑی ہیں، ہر طرف راستے بند ہیں۔ ابھی جا کے دیکھ لیں آپ کارنگ روڈ بند پڑا ہے، ابھی اس وقت بھی بند پڑا ہے اور یہ اس لئے بیٹھے ہیں کہ یہاں پر ہمیں طعنے دیتے ہیں، افسوس کا مقام ہے۔ یقیناً جمہوریت کی بنیاد پر لوگوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے، اپنے مسائل کے حل کیلئے بھیجا ہے، ہم کیا کرتے رہتے ہیں جی؟ یقیناً یہ جو ہم ٹی اے / ڈی اے لیتے ہیں، یہ بھی حرام کا لیتے ہیں، حرام کھاتے ہیں اور اپنا حق ادا نہیں کرتے عوام کا، عوام نے ہمیں اس لئے بھیجا ہے کہ ان کے جتنے بھی مسائل ہیں، ان کو ہم حل کریں، وہ چاہے گیس کا ہے، چاہے وہاں پہ اپنی جان و مال کی حفاظت کا ہے، ایک دن پھول رکھیں ہیں، گزر گیا گزر گیا، وہ بھی گیا، کام بھی گیا اور یہاں پر بیٹھے اس لئے ہیں کہ ہم پہ طعنے کستے ہیں کہ 'اوئے خوار پھرو گے'، ہم ہیں ہی خوار، اس جگہ بیٹھنے کے قابل ہی نہیں ہیں ہم۔ افسوس کی بات تو یہ ہے، یہ مقام جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دیا ہوا ہے، اس صوبے کے عوام کے تمام مسائل کے حل کیلئے ہمیں بھیجا ہے اور ہم وہ حل نہیں ڈھونڈتے، نہ اس پہ بات کرتے ہیں، نہ ایک دوسرے کی بات سننے کیلئے ہم تیار ہیں، افسوس تو اس بات کا ہے۔ جناب سپیکر! میری آپ سے بھی گزارش ہے، ہم نے پانچ سال گزارے ہیں، ایک دن مجھے بتا دیں کہ اس صوبے کے عوام پہ ہم نے کوئی سنجیدہ گفتگو کی ہو، کسی بھی حلقے میں پانی کا، روڈ کا، ہسپتالوں کا، سکولوں کا، سب تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ اب یہ جو گیس کی رائلٹی کی بات ہے، میرے حلقے کا کالج، میں ایم پی اے ہوں اور ابھی تک پڑا ہوا ہے تنازعے میں، کیوں پڑا ہے، کیا ہوا ہے؟ کونسی بات ہم نہ روئیں؟ میں بھی کل پرسوں روڈ بند کرنے والا ہوں، چاہے حکومت ابھی سے مجھے گرفتار کرلے، دو تین ایم پی ایز کو اور مجھے بھیج دیں جی اور کھلے گا بھی نہیں جب تک (تالیاں) اس کالج کا اعلان نہیں ہو گا، یہ کوئی طریقہ ہے؟ ہم تو وہ طریقے اختیار نہیں کرتے ہیں، ہم بیٹھے ہیں، ہم بیٹھے ہیں، حکومت کے پاس گئے ہیں، روئے ہیں عدالت میں، عدالت کی بات بھی نہیں مان رہے، ہائی کورٹ کا فیصلہ پڑا ہے پھر بھی نہیں مان رہے، وہ پشتو والی بات ہے، یہاں پہ کافی بزرگ

بیٹھے ہیں، میں نہیں کروں گا۔چی د ا * + + + +، یہ تو ہماری حالت ہے، کس کس بات کا ہم رونا روئیں، ہم ہیں ہی نالائق، ہم اپنی قوم کا حق خراب کر رہے ہیں، ان کی صحیح ترجمانی نہیں کر رہے اور ایک دن اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا۔ جناب سپیکر! اس دن مجھے آپ کے اپنے سیکرٹری صاحب نے بھی کہا، نصیر پاگل ہو گئے ہو؟ ما و ئیل بالکل پاگل ہو گیا ہوں۔ اگر اپنی قوم کی آواز میں یہاں نہیں اٹھاؤں گا تو کہاں اٹھاؤں گا، وہ جگہ مجھے بتاؤ؟ جناب سپیکر! جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں، اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر اللہ کے سامنے یہ کہیں کہ کیا ہم نے اپنا حق ادا کیا؟ میرے خیال میں شاید ایک آدھ ہوگا جس نے حق ادا کیا ہوگا، باقی سارے اپنے حقوق کے نیچے، عوام کے حقوق کے نیچے ہم اللہ کو جوابدہ ہونگے۔ ہم نے آج تک کوئی بھی صحیح بات نہیں کی، کوئی بھی حق کی بات نہیں کی، کوئی بھی ترجمانی نہیں کی اور اس پہ اللہ تعالیٰ یقیناً ہم سے پوچھے گا۔ جو رتبہ جو مقام اللہ تعالیٰ نے ہمیں بخشا ہے، ہم اس قابل تھے ہی نہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا، یہاں پہ اس مقام پہ کھڑے ہو کے میں یہ کہتا ہوں کہ ہم نے حق ادا نہیں کیا، نہیں کیا، نہیں کیا اور یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات پہ شرمندہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف کرے اور آج لوگوں نے کیا، وہ تمام صوبے کے لوگ اٹھیں گے، ایک دن ہمارے گریبانوں میں ہاتھ ڈالیں گے، جتنے بھی بیٹھے ہوئے میرے ساتھی ہیں اور یہ ہم پہ ان کا حق ہے اور وہ دن آنے والا ہے کہ لوگوں نے ہمیں ادھر سے پکڑنا ہے، پکڑنا ہے جناب سپیکر، پکڑنا ہے اور ہم کچھ کہنے کے قابل نہیں، ہم سب * + + + + + کر رہے ہیں۔ اگر میرے جذبات سے کسی کو شکوہ ہے تو میں اس سے معافی مانگتا ہوں لیکن حقیقی بات میں کہ آج تک ہم نے اپنا حق، حق ممبرشپ ادا نہیں کیا اور اگر کسی کو بھی گلہ ہے تو میں ان سے پھر معافی مانگتا ہوں جناب سپیکر، یہ ہمیں طعنے دیئے جاتے ہیں، طعنے نہیں دینے چاہئیں۔

<u>میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک</u>: **جناب سپیکر صاحب!**

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ بصیر خٹک صاحب۔ جی اسرار اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر! میری گزارش یہ ہے کہ ہر کسی کے اپنے جذبات ہیں لیکن اپنے آپ کو اس قسم کے الفاظ سے کہنا کہ * + + + +، میں سمجھتا ہوں سر، یہ نازیبا الفاظ ہیں، غیر پارلیمانی ہیں، تو مہربانی کر کے اس کو حذف کیا جائے۔

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ یہ جو الفاظ ہیں، ان کو حذف کیا جائے جی۔

جناب اقبال دین: جناب سپیکر صاحب، زه څه وئیل غواړم۔

جناب سپیکر: ودریږه هغه پکښې مخکښې پاڅیدلے وو، ډاکټر فنا صاحب! ستاسو بله موضوع ده که هم دا ده؟

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: زه جی دا د آئل ریفائنری خبره کومه۔

جناب سپیکر: جی جی۔ بنه بیا هغه۔ بسم اللہ۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: سپیکر صاحب، ډیره ډیره شکریه، ډیره ډیره مننه۔ زه ستاسو په توسط، د دې معزز ایوان په توسط د صوبائی حکومت ډیره شکریه ادا کوم، خاصکر د هغه افسرانو صاحبانو، د ټیکنیکل نان ټیکنیکل سټاف شکریه ادا کوم چې د کرک آئل فیلډز د آئل ریفائنری د پاره سائټ سلیکشن کوم یو ایشو چې راوچت شوے وو، هغه ئے ډیر په سنجیدګئ سره واخستلو او د هغې د سائټ سلیکشن ئے بالکل په میرټ باندې وکړو او دا زمونږ د پاره د فخر خبره ده۔ اوس ملک قاسم صاحب که په دې باندې خفا کیږی خو دا دومره غټه منصوبه ده د دې آئل ریفائنری سلیکشن واقعی په میرټ پکار دے ،که هغه په نظام پور کښې جوړیږی نو د ملک قاسم صاحب بیا دلته کښې دا هیریږی، زه د هغوی د پاره دا تصحیح کول غواړم چې هلته کښې هم د دې قبیلې خټکان پراته دی، هغه هم د دې صوبې خټک نامه پراته ده، ولې دا په دیکښې دومره د تنګ نظرئ نه کار اخلی؟ حکومت چې کوم یو کار کوی هغه د صوبې او د ملک په بهتر مفاد کښې ئے کوی، په وسیع مفاد کښې ئے کوی نو که په میرټ باندې په نظام پور کښې د آئل ریفائنری سائټ سلیکشن پریوځی نو په دې باندې ولې Objection کوی؟ هم دغسې چې څنګې دوئ د دې د پاره احتجاج کوی که چرې دوئ د دې منصوبې د دغې ځائے نه تبدیلی وشوه د سائټ سلیکشن، په هغې باندې به مونږه هم احتجاج کوؤ خو داسې احتجاج به نه کوؤ څنګه چې نن ملک قاسم صاحب د هغې Leading کوی او سرکونه بندوی، موټروے او هائی ویز بند وی او خلقو ته تکلیف وی۔ مونږ خو ډیر په مهذب طریقه، په Cultured طریقه، په Civilized

طریقه باندې د هغې احتجاج کوؤ نو ان شاء الله دا به Ensure کوؤ چې صوبائی حکومت چې کومه فیصله کړې ده د آئیل ریفائنری د سائټ سلیکشن د پاره، ان شاء الله دا به هم دغه په نظام پور کښې جوړیږی، د دې، صوبې، د دې ملک، د دې قوم د بهتر مفادو د پاره۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی۔ محترم سپیکرصاحب! نن د ډسټرکټ کرک خلق راپاڅیدلی وو، روډ ئے بلاک کړے وو ، زما تعلق د ډسټرکټ کوهاټ سره دے۔ ډسټرکټ کرک او کوهاټ پخپلو کښې Touched دی، آئل اینډ ګیس فیلډز په کرک کښې دی، کوهاټ کښې دی او په هنګو کښې دی، بیشکه چې کله روډونه بلاک شی عوامو ته تکلیف وی، مریضانو ته تکلیف وی، سټوډنټانو ته تکلیف وی، خلق عدالتونو ته روان وی، هغوی ته تکلیف وی خو دا وړومبنے ځل نه دے ، دا واحد ځل نه دے چې په دې ملک کښې، په دې خیبرپختونخوا کښې روډ بلاک شو، همیشه په ټول پاکستان کښې روډونه هم بلاک کیږی، په ټوله دنیا کښې روډونه بلاک کیږی، خلق احتجاج هم کوی او احتجاج خلق هغه وخت کوی چې خلقو ته د هغوی حق نه ملاویږی، خلقو ته چې د خلقو حق نه ملاویږی "تنګ آمد به جنګ آمد" چې خلق څه وخت د قانون دروازه وټکوی، قانونی طور باندې خپل حق وغواړی او په قانونی طور باندې هغوی ته خپل حق نه ملاویږی، د هغې نه پس بیا خلق روډ ته راا وځی۔ محترم سپیکرصاحب، په دې اسمبلئ کښې زما ، زما د نورو ملګرو داسې قراردادونه چې متفقه طور باندې پاس دی، د پاکستان قانون دے چې کوم ځائے کښې Wellhead موجود وی، 5 کلومیټر Radius کښې به هلته ګیس ورکولے کیږی۔ نن په دې وخت کښې روزانه په سوؤنو جاب نمبرې ایشو کیږی د هغه ځایونو د پاره چې کوم ځائے کښې Wellhead نشته دے۔ زما په حلقه کښې زه نن هم دا وایم چې په 2004 کښې په شکردره کښې چې وړومبنے زمونږ د خیبر پختونخوا آئل اینډ ګیس فیلډ دے ، په هغه ټائم کښې په 2004 کښې دلته د ایم ایم اے حکومت وو او د ایم ایم اے په حکومت کښې هم مونږ په احتجاج باندې د خپل 5 کلومیټر Radius د پاره راپاڅیدلی وو، پینځلس زره عوام راپاڅیدلی وو او زه هم د هغې یو فرد ووم او په هغې کښې مونږه جیل

ته هم لاړ یو او په زبردستئ باندې چې خلق راپاڅی، بیا د هغې نه پس هغوی ته هغه Legal rights ملاویږی خو د افسوس خبره دا ده چې هغه 5 کلومیټر Radius کښې تر نن ورځې پورې د 2004 نه ونیسه تر نن ورځې پورې 5 کلومیټر Radius کښې هم هغه پائپونه خلقو ته مکمل نه دی اچولی شوی۔ دا خلق چې راپاڅی نه، دا خلق چې روزانه ګوری چې زمونږ په ارد ګرد ډسټرکټس کښې، زمونږ په دې صوبه کښې، زمونږ په دې ملک کښې په زرګونو جاب نمبرې ایشو شوې او هغه خلقو ته 5 کلومیټر Radius کښې پینځه اویا کلومیټره پائپ لائن اوسه پورې مونږ ته ملاؤ نه شو، دا خلق به راپاڅی نه؟ په دې اسمبلئ کښې وړومبے ما قرارداد پاس کړے دے، Unanimously دې اسمبلئ پاس کړے دےچې په شکردره کښې د په ترجیحی بنیادونو باندې آئل ریفائنری قائمه شی۔ آئل ریفائنری د پاره ټهیک دې زما محترمو خبره وکړه، ټیکنیکل بنیادونو باندې۔ محترم سپیکرصاحب، ګنے په مردان کښې پیدا کیږی، په چارسده کښې پیدا کیږی، راځئ چې د دې د پاره هغه ملز چې کوم دې هغه مونږ په کرک کښې ولګوؤ، په شکردره کښې ولګوؤ، آیا داسې به مونږ سره منی؟ دا Technically feasible دے چې ګنے په مردان کښې پیدا کیږی، په چارسده کښې پیدا کیږی او د هغې د پاره دې په شکردره کښې یا په لاچئ کښې یا په کرک د مل جوړ کړې شی؟ آئل او ګیس چې په کومه علاقه کښې پیدا کیږی لګیا دے، زما په حلقه کښې اته کوهیان په دې ټائم کښې پروډکشن ورکوی لګیا دی۔ ملک قاسم صاحب ته به پته وی چې د دوئ په کرک کښې څومره Wells چې کوم دی هغه پروډکشن ورکوی لګیا دی او ماته پته ده چې د کوهاټ په PK-37 کښې څومره Wells دی او څومره پروډکشن دے د هغې، زمونږه ټول فنانس ډیپارټمنټ د هغې نه خبر دے۔ فنانس ډیپارټمنټ سره چې کومه رائلټی د دې صوبې نه راځی د آئل اینډ ګیس، د هغې د یو یو پیسې مونږ ته پته ده چې دا د کوم ځائے نه راځی، څومره زرګونه بیرله آئل په کوم ځائے کښې پیدا کیږی؟ نن زما په شکردره کښې هم خلق راپاڅیدلی دی، د هغوی دا مطالبه ده چې آئل ریفائنری د دې صوبې دا Unanimously پاس شوی قرارداد مطابق په شکردره کښې جوړه شی، د دې فیصله چې چا هم کړې ده په ټیکنیکل بنیادونو باندې، هغه به مونږ مطمئن کوی،

د هغې نه پس به هغه خلق مونږ مطمئن کوؤ۔ محترم سپیکر صاحب، دې اسمبلۍ نه مونږ دا قراداد پاس کړے دے چې کوم کوم ځائے کښې Wellheads دی او په کومه کومه لار باندې د دې پائپ لائن تیر شوے دے، هغې خلقو ته د په ترجیحی بنیادونو باندې گیس ورکړے شی، په هغې باندې عملدرآمد نه کیږی۔ پینځه کاله په دې اسمبلۍ کښې مونږ پاځیدو، پینځه کاله په دې اسمبلۍ کښې مونږ دا خبرې وکړې چې په هغې باندې عمل درآمد نه کیږی۔ په دې اسمبلۍ کښې خبره وشوه، دا Highest forum دے د دې صوبې، Highest forum دا خبره Unanimously ومنله او په هغې باندې عمل درآمد نه کیږی نو خلق خو به راپاځی سپیکر صاحب، خلقو ته خو به دغه تکلیف وی او چې د خلقو دغه تکلیف نه رفع کیږی چې په کوم ځائے کښې گیس پیدا کیږی، تیل خو هغه خلق نه غواړی، د تیل په بنیاد باندې، *تیل کے بدلے پانی دو*، دا زمونږ د خلقو مطالبه ده چې څومره زرگونه بیرله تیل پیدا کیږی هغه هومره زرگونه بیرله اوبه غواړو او په دې اسمبلۍ کښې ما مخکښې هم وئیلی دی، وړومبنی تقریر زما په دې اسمبلۍ کښې چې اوبه غواړو، اوبه غواړو، اوبه غواړو، نور څه نه غواړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: *جی ٹریژری بنچز سے کون جواب دے گا؟*

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: *جناب سپیکر!*

<u>جناب سپیکر</u>: *آپ جواب دینا چاہتے ہیں؟ نہیں حکومت کا کام ہے۔ جی جی بولیں۔*

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: *تھینک یو سر۔ سر، میں مشکور ہوں لیکن ابھی پانچ منٹ پہلے ہم نے طاہر القادری صاحب کے حوالے سے ایک بڑی قرارداد پاس کی ہے جس میں ہم نے کہا ہے کہ جو مروجہ قانون ہے، آئین ہے، اس پر ہم عمل درآمد کریں گے تو ٹھیک ہے یہی جمہوریت ہے۔ ابھی ہم اس ہاؤس سے یہ میسج دے رہے ہیں کہ نہیں اگر میں وہ کروں تو وہ تو ٹھیک ہے کیونکہ میں اس ہاؤس میں بیٹھا ہوں، میرے لئے نہ قانون ہے، نہ میرے لئے آئین ہے اور نہ میرے لئے رولز ریگولیشنز ہیں اور میں اس کیس کو اس وجہ سے Justify کرتا ہوں کہ چونکہ پبلک کا یہ مسئلہ ہے تو میں اس طریقے سے حل کرونگا۔ اگر سر، وہ چیز غلط ہے تو پھر اس کو میں کیسے کہوں کہ یہ ٹھیک ہے؟ وہ بھی یہ کہتا ہے کہ عوام کی یہ بات ہے، وہ بھی دس لاکھ کا مجمع اکٹھا کر کے کہتا ہے کہ میں ایک بات کرونگا، پھر تو سر میں نے جیسے کہا کہ پھر تو یہ آئین اور قانون اور اس کے رولز ریگولیشنز کی ہم بات کیوں کر رہے ہیں؟ میں نے سر کہا کہ Protest ہر کوئی رجسٹرڈ کرتا ہے لیکن*

Protest کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ کوئی آدھے گھنٹے کا احتجاج ہوتا ہے، گھنٹے کا احتجاج ہوتا ہے، اگر چھ چھ سات سات گھنٹے اور یہ سر جہاں پر بھی جلوس ہوتے ہیں، ممبران اسمبلی جاتے ہیں، ایشو کو Resolve کرتے ہیں، یقین دہانیاں دلاتے ہیں، اگر سر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں یہ بھی ہمارا فرض ہے اور ہم اس دکھ میں شریک ہیں تو اس کیلئے سر ایک طریقہ ہوتا ہے، آپ ایک سائڈ پر بیٹھ جائیں، آپ اپنے بینرز، کتبے، آپ بیٹھ کر رہیں، دھرنا دیں جو بھی کریں لیکن مطلب ہے Public at large کو تو اس سے تکلیف نہ ہو۔ میری جو سر گزارش ہے، میں اس پر قائم ہوں اور میری آنریبل ممبر سے، تمام سے یہ گزارش ہے کہ اگر اس ٹائم پر میں مردان صوابی چارسدہ کے ساتھ اپنا موازنہ کروں، وہ سر ایک علیحدہ ایشو ہے، وہ اے ڈی پی کے حوالے سے ایشو ہے، اگر ہم یہ کہیں کہ اس کو زیادہ مل رہے ہیں، مجھے کم مل رہا ہے، یہ ایک نہیں ہے کہ اگر میں ایک غلط کام کروں اور میں کہوں کہ جی چونکہ مجھے حقوق نہیں مل رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اس طریقے سے حقوق حاصل کرونگا، تو میں سمجھتا ہوں سر کہ اس کیلئے یہ فورم جو ہے، یہ طریقہ کار ٹھیک نہیں ہے۔ میں اپنی بات پر قائم ہوں، آنریبل ممبر سے میری یہ گزارش ہے کہ آج جو Inconvenience ہوئی ہے اور آج اس طریقے سے کسی کے ساتھ حادثات بھی ہو سکتے ہیں اور اگر ہم اس فورم سے یہ میسج دیں اور اس صوبائیت پر کہ چونکہ جنوبی اضلاع سے ہمارے ممبر صاحب کا تعلق ہے، میں ڈی آئی خان سے کھڑا ہوں، ایک کوہاٹ سے کھڑے ہوں، ایک لکی سے کھڑے ہوں، ایک ٹانک سے کھڑے ہوں تو پھر میں ممبر اسمبلی کے حیثیت سے کیوں حلف اٹھاتا ہوں، میں یہ کیوں کہتا ہوں کہ میں آئین پاکستان اور اسمبلی کے رولز ریگولیشنز اور لاء کی پابندی کرونگا اور صوبے کی Representation کرونگا؟ پھر میں یہ کہونگا کہ میں ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان کا نمائندہ ہوں، ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان کے مفاد میں بات کرونگا، پھر تو اس حلف کو ہی تبدیل کر لیں۔ میں سمجھتا ہوں سر، یہ کوئی اچھا میسج نہیں ہے۔ ٹریژری بنچز کا جو بھی جواب ہو، میری سر گزارش اپنے آنریبل ممبر سے یہ ہے کہ اگر آپ Protest کرنا چاہتے ہیں، اس طریقے سے ہو کہ Public at large کو تکلیف نہ ہو۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب! ستا سو ډیره مهربانی۔ رښتیا خبره دا ده چې دلته مطلب دا دے اسرار ګنډاپور صاحب چې کومه خبره وچته کړې ده نو هغه ډیر په معصومیت سره او د قوم په مفاد و کښې یوه خبره کړې ده، د چا د ضد په اختلاف کښې نه ده، دیکښې شک نشته او دا د حکومت د بنچز

سره تعلق هم نه لری چې ګنې دلته ټوله خبره د حکومت خلاف وشوه، دا داسې هم نه ده چې ګنې دے د جنوبی اضلاع سره تعلق لری، دلته ټوله خبره په بله طریقه وشوه۔ جذباتی رنګ ورکول ډیر آسان کار دے خو چې کله سړے د دې اسمبلئ د فلور نه خبره کوی نو دا ټولې صوبې ته او ټول ملک ته، چې کوم دے دنیا ته میسج دے، لهذا ډیر په سوچ سمجه د هغې الفاظو تعین پکار دے۔ مونږ بالکل دوئ چې د خپل جائز مطالبې خبره کوی دا د دوئ حق دے، داسې به څوک وی چې څوک به د خپلې مطالبې د پاره آواز وچتوی او هغه به وائی چې دا جائز نه دے؟ د دوئ خپل انداز دے، خپله ئے طریقه ده، د جمهوریت خپلې لارې شته، د هغې مروجه لارو په بنیاد چې دوئ خپل حق غواړی ډیره ټهیک خبره ده خو که چرته زه دا جواز پیش کوم چې ګنې دا اووه ګهنټې چې دا روډ بلاک وو نو دلته هم چې کوم دے نو خلقو باندې روډونه بلاک دی نو هلته بلاک شو څه چل وشو؟ دا خو داسې خبره ده لکه دلته به د Security reason په بنیاد باندې د روډونو په حواله باندې چیکنګ کیږی نو خلق به وائی چې دا چیکنګ کیږی روډ بند دے نو زه چې کوم دے نور روډونه بلاک کړم، دا خو په هر ځائے کښې د ضرورت مطابق حکومت داسې اقدامات۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

جناب سپیکر: تاسو خپله خبره ختمه کړئ میاں صاحب، میاں افتخارحسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: مهربانی جی۔ جناب سپیکرصاحب، مونږه د ټولو جذباتو چې کوم دے احترام کوؤ او داسې نه ده چې ګنې یو سړے به خپلې مطالبې له آواز وچتوی او څوک به وائی چې ګنی دا غیرجمهوری ده، انداز غیرجمهوری کیدے شی، هغه غیر جمهوری انداز نه دے پکار۔ چې اووه ګهنټې روډ بلاک شی جناب سپیکرصاحب! تاسو خپله سوچ وکړئ، هغه بیله خبره ده چې څوک ایمان تیروی یا نه تیروی خو که په دغه وخت کښې یو سړے بیمار وی په هغه څه تیریږی، دا هغوی ته پته ده۔ دا ګیس نه هغه بند کړے دے او نه هغه ورته وئیلی دی چې ګنی دا ګیس ستا حق نه دے، د هغه څه قصور دے؟ که د هغه په عدالت کښې کیس وی او هغه مطلب دا دے هغې له رارسی نه، که یو سړے اسمبلئ اجلاس له راځی او هغه رارسی نه نو دا خو د قوم په مفادو کښې قومی مشرانو له پکار دی چې

هغه لا رې خپلې کړی چې خپل احتجاج هم وکړی، خپل احتجاج ریکارډ هم کړی، پبلک ته هم نقصان ونه رسی او د ده خپله مطالبه چې کوم ده نو هغه رجسټرډ شی۔ دا خو ډیره ټهیک خبره ده او که د جنوبی اضلاع خبره وی نو مونږ خو ټول عمر جنوبی اضلاع ته ډیر په احترام کتلی دی۔ جناب سپیکرصاحب، دلته زمونږ مفتی محمود صاحب وزیراعلیٰ پاتے شوے دے زما په خیال د هغه نه زیات قابل احترام وزیراعلیٰ به تر اوسه پورې داسې نه وی راغلے چې د هغه نه به کم عزت ورکړے وی او ډیر په نره ورله مونږه عزت ورکړے دے۔ د هغې نه پس زمونږه عنایت الله ګنډاپور صاحب راغلے دے، د جنوبی اضلاع نن هم په تاریخ کښې یادیږی او خلقو ورله ډیر د زړه نه احترام ورکړے دے۔ اکرم درانی صاحب که دلته وزیراعلیٰ راغلے دے، دې خلقو ورته د زړه نه احترام ورکړے دے، چا نه دی وئیلی چې دے د کومې ضلعې سره تعلق لری، د دې صوبې وو، حق ئے وو، اکثریت ئے وو، هغه حکومت کولو۔ اوس که په هغه دوران کښې په جنوبی اضلاع کښې ښه کارونه شوی دی دا د هغوی، خدائے د ورسره نور هم ښه وکړی، دا خو څه خبره نه ده چې هغه به د هغه ځائے وزیراعلیٰ وی او هغه به کار نه کوی او د هغوی د پاره به دا طعنه وی چې ګنې دے د فلانکی ځائے نه دے نو ځکه ئے کار کړے دے او جناب سپیکرصاحب، دلته مسعود کوثر صاحب ګورنر دے د جنوبی اضلاع، ورسره افتخارحسین شاه وو د جنوبی اضلاع، شفیع الرحمان وو د جنوبی اضلاع، ورسره چې کوم دے بنګش صاحب وو د جنوبی اضلاع، اورکزئی صاحب وو د جنوبی اضلاع، دا څنګه خبره ده چې صرف اسانه په جذباتو کښې خبره کیږی، داسې هیڅ خبره نشته که د دې ځائے دی او که د هغه ځائے دی چې د دې صوبې دے که د هزارې سره تعلق لری، که زما د دې اضلاع سره تعلق لری او که د جنوبی اضلاع سره، مونږه ټول یو خلق یو، د خپل مسئلې په بنیاد ټوله صوبه تقسیمول دا ډیر ناجائز خبره ده۔ هاں حق د کرک دے، بالکل کرک ته به حق ورکړے کیږی، حق د کوهاټ دے، ټهیک به ورکړے کیږی۔ که حق د ډی آئی خان دے، ټهیک به ورکړے کیږی، که حق د هزارې دے، ټهیک به ورکړے کیږی، که حق د چارسدې دے او که د مردان دے، ټهیک به ورکړے کیږی۔ که د ملاکنډ ډویژن دے، ټهیک به ورکړے کیږی، دا څنګه خبره

ده چې زه به په یو ځائے کښې یونیورسټی جوړوم، هر ځائے کښې یونیورسټی جوړه کړه، دا ناجائزه مطالبه ده، چې چرته ضرورت دے د ضرورت مطابق زمونږه په صوبه کښې چې څومره خدمات پکار دی چې مونږه وکړو۔ موجوده حکومت ډیر افسوس سره، دا خبره زه کوم چې د موجوده حکومت د یوې مسئلې په بنیاد ټول، هر څه ضائع شو، څوک خو د اووائی چې نن دے دهشتگردئ ته کوم خلق ولاړ دی؟ زمونږ د خپلې پارټئ اووه نیم سوه کسان شهیدان شول، په خلقو یو حمله وشی شل شل ځل لګیا وی، اووه نیم سوه زما د ورکر نه واخلئ تر لیډر پورې خلق شهیدان شول، د چا د پاره شو؟ د دې قوم د پاره شو، زمونږ خو څه ذاتی خبره نشته ګنی د دې نه خو ښه خبره دا وه چې مونږ هیڅ نه وئیلې، ډیر په آرام به مو حکومت کولو خو مونږ یو اصولی مؤقف اختیار کړے دے، د قوم په حق کښې دے۔ هغې کښې دا خبره نشته دے چې جنوبی اضلاع کښې چې کوم دهشتگردی کیږی نو خیر دے، چې زما په ډی آئی خان کښې دهشتگردی کیږی چې څنګه په پیښور سر قربانوم داسې به په ډی آئی خان سر قربانوم، ټهیک به دهشتگرد ته په میدان کښې ولاړ یم، (تالیاں) دا څنګه خبره ده؟ لهذا د خپلې علاقائی مسئلې بالکل هر سړے د خپلې خپلې علاقې نه راغلے دے، خپله خپله مطالبه به کوی۔ هر سړے به په یو جمهوری طریقه باندې خپله مطالبه سر ته رسوی، غیرجمهوری طریقه باندې نه د دې اجازت شته، نه دا دنیا خوښوی او نه په دے زور پکار دے۔ که تا یو غیر جمهوری قدم وچت کړے دے یا غیر آئینی قدم وچت کړے دے، په هغې فخر نه دے پکار، په هغې باندې غرور نه دے پکار، دا یو خبره چې ستا به مجبوری وی، تا ته به یوه مسئله پیښه وی، بیا سړے په ټیبل کښینی ښه په طریقه باندې خپله مسئله حل کړی خو دا خبره کول چې ګنې زه به د آئین روګردانی کوم خو ښه مې کړی دی او زه جمهوریت نه منم، ښه مې کړی دی، دا رویه جناب سپیکر، بالکل اسرار ګنډاپور صاحب ډیر، او زه به ځکه وایم چې هغه خو د مینځ نه دے، نه چې هغه د حکومت د بنچز نه ناست دے چې ګنی دا به په اراده مونږ دا خبره کړې وی۔ کیدې شی دا خبره هغه نه وې رااوچته کړے هډو چا خبره کړې نه وه او که نن د ده دا خپل ملګری دغلته ناست دی او دوئ خدائے ته مخ کړی او د ده عوامو ته کوم تکلیف ملاؤ شوے دے، دوئ د بیا په

ایمانداریٔ اووائی، دوئ ورله جذباتی رنګ ورکوی چې که داسې وی نو مونږ به کوؤ، که داسې وی خو چې هغه کوم ستا د جنوبی اضلاع ماشومان بیماران وو، په تکلیف کښې وو، خویندې میندې د جلوس د لاسه ایسارې شوې او په تکلیف کښې وې او د خلقو کیسونه په تکلیف کښې وو، آیا هغه د هغه ځائے نه وو؟ د هغوی حق نه وو؟ لهذا په دواړه طرف نظر کول غواړی۔ زه یو ځل بیا جناب سپیکر، بالکل خپله مطالبه، د جمهوریت روح دے چې دوئ د خپلې علاقې نمائندګان دی، هر یو نمائنده ته حق حاصل دے چې هغه په جمهوری او آئینی طریقه باندې خپل حق وغواړی او دا زمونږه ډیوټی ده د حکومت چې د دوئ کوم جائز حق دے، مونږ به ئے ورکوؤ، د دوئ جائز حق د عوامو حق به مونږ ورکوؤ، مونږ به د هغوی د پاره پخپله Struggle کوؤ، داسې نه شی کیدے، په آئین کښې چې کومې لارې متعین دی، حکومت وږومبے د هغې پابند دے او د آئین دا تقاضا ده چې کوم ځائے کښې کوم وسائل پیدا کیږی، په هغه وسائلو باندې د هغې خلقو اختیار دے۔ مونږه د هغوی اختیار چیلنج کوؤ نه، آئین ورله ورکړے دے او مونږه ئے منو او چې څوک ئے ترې اخلی مونږ به د هغوی لاس نیسو او د هغوی لارې به نیسو خو دا په انصاف او په ایمانداریٔ باندې۔ یو ځل بیا زه خپل ورور ته وایم چې خیر دے که اسرار ګنداپور صاحب یو خبره کړې ده، په هوش و حواس د هغې جواب پکار دے او په ورورولئ جواب پکار دے، ستا خپله مطالبه جائزه وه، طریقه که غلطه وه آئنده د پاره به ټهیک طریقه استعمالوؤ، دیکښې مزید څه قباحت نشته۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

ملک قاسم خان خٹک: ماله لږ ټائم راکړئ چې زه پرې یو دوه خبرې وکړم۔

جناب سپیکر: بس دے ختمه شوه، نور پرې څه وائې؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! دا مائیک آن کړئ۔ داسې خبره ده چې مونږ په جمهوری انداز باندې د آئین پاکستان مطابق بالکل خپل حق غواړو او هیڅ قسمه غیرجمهوری انداز ته نه یو تیار۔

جناب سپیکر: ته لږې بنې خبرې کوه نو زه به کهلاؤ کړم کنه۔ ته هم هغسې د جهګړو موډ کښې ئے ؟

ملک قاسم خان خٹک: نه جهګړې نه، مونږ بالکل-----

جناب سپیکر: نه دی وئیل پکار۔

ملک قاسم خان خٹک: هلته څه نه دی شوی، مونږه وایو چې مونږ ته خپل حق راکړئ او په جمهوری انداز باندې مونږه خپل حق غواړو۔ دا آئل ریفائنری زمونږه حق دے او که دا بل څائے ته ځی نو زما په دغې احتجاج دے او په جمهوری انداز باندې مونږه خپل حق غواړو۔ ان شاءالله العزیز دا تحریک به جاری وی او د کرک یو یو بچے به دیکښې شامل وی۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Thank you. Ji, Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 343.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جوکہ پبلک سروس کمیشن کے عدم دلچسپی سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ اس اسمبلی میں پاس کردہ قوانین پر عمل نہ کرنے سے عوام میں مایوسی اور بے چینی پیدا ہو رہی ہے اسلئے اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر، انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ یہاں پر حکومت اربوں روپے کالجوں، ہسپتالوں اور سکولوں-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، گنتی کی جائے۔ وګورئ چې څومره کسان دی؟

Mr. Speaker: Countdown, please.

(Counting was carried)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دا ټول د شاه حسین کار دے، دا ورانے، ګوتې ورته شاه حسین بنائی۔ The Sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 8 جنوری 2013 بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)